رُومیوں کے نام
پولس رسول کا خط

سلام

1 یہ خط مسیح عیسیٰ کے غلام پولس کی طرف سے ہے جسے
رسول ہونے کے لئے بلایا اور اللہ کی خوش خبری کی منادی
کرنے کے لئے الگ کیا گیا ہے۔
2 پاک نوشتوں میں درج اِس خوش خبری کا وعدہ اللہ
نے پہلے ہی اپنے نبیوں سے کر رکھا تھا۔ 3 اور یہ پیغام
اُس کے فرزند عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ انسانی لحاظ سے
وہ داؤد کی نسل سے پیدا ہوا، 4 جبکہ روح القدس کے لحاظ
سے وہ قدرت کے ساتھ اللہ کا فرزند ٹھہرا جب وہ مُردوں
میں سے جی اُٹھا۔ یہ ہے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے
بارے میں اللہ کی خوش خبری۔ 5 مسیح سے ہمیں رسولی
اختیار کا یہ فضل حاصل ہوا ہے کہ ہم تمام غیریہودیوں
میں منادی کریں تاکہ وہ ایمان لا کر اُس کے تابع ہو
جائیں اور یوں مسیح کے نام کو جلال ملے۔ 6 آپ بھی
اُن غیریہودیوں میں سے ہیں، جو عیسیٰ مسیح کے بلائے
ہوئے ہیں۔
7 مَیں آپ سب کو لکھ رہا ہوں جو روم میں اللہ کے
پیارے ہیں اور مخصوص و مقدّس ہونے کے لئے بلائے
گئے ہیں۔

خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور
سلامتی عطا کریں۔

روم جانے کی آرزو

8 اوّل، مَیں آپ سب کے لئے عیسیٰ مسیح کے وسیلے
سے اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں، کیونکہ پوری دنیا میں آپ
کے ایمان کا چرچا ہو رہا ہے۔ 9 خدا ہی میرا گواہ ہے جس
کی خدمت مَیں اپنی روح میں کرتا ہوں جب مَیں اُس
کے فرزند کے بارے میں خوش خبری پھیلاتا ہوں، مَیں
لگاتار آپ کو یاد کرتا رہتا ہوں 10 اور ہر وقت اپنی دعاؤں
میں منت کرتا ہوں کہ اللہ مجھے آخرکار آپ کے پاس آنے
کی کامیابی عطا کرے۔ 11 کیونکہ مَیں آپ سے ملنے کا
آرزومند ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے ذریعے آپ کو
کچھ روحانی برکت مل جائے اور یوں آپ مضبوط ہو
جائیں۔ 12 یعنی آنے کا مقصد یہ ہے کہ میرے ایمان
سے آپ کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اِسی طرح آپ کے
ایمان سے میرا حوصلہ بھی بڑھ جائے۔
13 بھائیو، آپ کے علم میں ہو کہ مَیں نے بہت
دفعہ آپ کے پاس آنے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ جس طرح
دیگر غیریہودی اقوام میں میری خدمت سے پھل پیدا
ہوا ہے اُسی طرح آپ میں بھی پھل دیکھنا چاہتا ہوں۔
لیکن آج تک مجھے روکا گیا ہے۔ 14 بات یہ ہے کہ یہ
خدمت سرانجام دینا میرا فرض ہے، خواہ یونانیوں میں ہو یا
غیریونانیوں میں، خواہ داناؤں میں ہو یا نادانوں میں۔
15 یہی وجہ ہے کہ مَیں آپ کو بھی جو روم میں رہتے ہیں
اللہ کی خوش خبری سنانے کا مشتاق ہوں۔

اللہ کی خوش خبری کی قدرت

16 مَیں تو خوش خبری کے سبب سے شرماتا نہیں،
کیونکہ یہ اللہ کی قدرت ہے جو ہر ایک کو جو ایمان لاتا ہے
نجات دیتی ہے، پہلے یہودیوں کو، پھر غیریہودیوں کو۔

17 کیونکہ اِس خوش خبری میں اللہ کی ہی راست بازی
ظاہر ہوتی ہے، وہ راست بازی جو شروع سے آخر تک
ایمان پر مبنی ہے۔ یہی بات کلامِ مقدّس میں درج ہے
جب لکھا ہے، ”راست باز ایمان ہی سے جیتا رہے گا۔“

انسان پر اللہ کا غضب

18 لیکن اللہ کا غضب آسمان پر سے اُن تمام
بے دین اور ناراست لوگوں پر نازل ہوتا ہے جو سچائی کو اپنی
ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔ 19 جو کچھ اللہ کے بارے
میں معلوم ہو سکتا ہے وہ تو اُن پر ظاہر ہے، ہاں اللہ نے خود
یہ اُن پر ظاہر کیا ہے۔ 20 کیونکہ دنیا کی تخلیق سے لے کر
آج تک انسان اللہ کی اَن دیکھی فطرت یعنی اُس کی ازلی
قدرت اور الوہیت مخلوقات کا مشاہدہ کرنے سے پہچان سکتا
ہے۔ اِس لئے اُن کے پاس کوئی عذر نہیں۔ 21 اللہ کو
جاننے کے باوجود اُنہوں نے اُسے وہ جلال نہ دیا جو اُس کا
حق ہے، نہ اُس کا شکر ادا کیا بلکہ وہ باطل خیالات میں پڑ
گئے اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر تاریکی چھا گئی۔ 22 وہ
دعویٰ تو کرتے تھے کہ ہم دانا ہیں، لیکن احمق ثابت ہوئے۔
23 یوں اُنہوں نے غیرفانی خدا کو جلال دینے کے بجائے
ایسے بتوں کی پوجا کی جو فانی انسان، پرندوں، چوپایوں اور
رینگنے والے جانوروں کی صورت میں بنائے گئے تھے۔
24 اِس لئے اللہ نے اُنہیں اُن نجس کاموں میں
چھوڑ دیا جو اُن کے دل کرنا چاہتے تھے۔ نتیجے میں اُن کے
جسم ایک دوسرے سے بے حرمت ہوتے رہے۔ 25 ہاں،
اُنہوں نے اللہ کے بارے میں سچائی کو رد کر کے جھوٹ کو
اپنا لیا اور مخلوقات کی پرستش اور خدمت کی، نہ کہ خالق کی،
جس کی تعریف ابد تک ہوتی رہے، آمین۔
26 یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اُنہیں اُن کی شرم ناک
شہوتوں میں چھوڑ دیا۔ اُن کی خواتین نے فطرتی جنسی
تعلقات کے بجائے غیرفطرتی تعلقات رکھے۔ 27 اِسی
طرح مرد خواتین کے ساتھ فطرتی تعلقات چھوڑ کر ایک
دوسرے کی شہوت میں مست ہو گئے۔ مردوں نے مردوں
کے ساتھ بے حیا حرکتیں کر کے اپنے بدنوں میں اپنی اِس
گمراہی کا مناسب بدلہ پایا۔
28 اور چونکہ اُنہوں نے اللہ کو جاننے سے انکار کر
دیا اِس لئے اُس نے اُنہیں اُن کی مکروہ سوچ میں چھوڑ
دیا۔ اور اِس لئے وہ ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جو کبھی
نہیں کرنی چاہئیں۔ 29 وہ ہر طرح کی ناراستی، شر، لالچ
اور بُرائی سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ حسد، خوں ریزی،
جھگڑے، فریب اور کینہ وری سے لبریز ہیں۔ وہ چغلی
کھانے والے، 30 تہمت لگانے والے، اللہ سے نفرت
کرنے والے، سرکش، مغرور، شیخی باز، بدی کو ایجاد کرنے
والے، ماں باپ کے نافرمان، 31 بے سمجھ، بے وفا،
سنگ دل اور بے رحم ہیں۔ 32 اگرچہ وہ اللہ کا فرمان
جانتے ہیں کہ ایسا کرنے والے سزائے موت کے مستحق ہیں
تو بھی وہ ایسا کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ ایسا کرنے والے
دیگر لوگوں کو شاباش بھی دیتے ہیں۔

اللہ کی راست عدالت

2 اے انسان، کیا تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے؟ تُو جو
کوئی بھی ہو تیرا کوئی عذر نہیں۔ کیونکہ تُو خود بھی وہی کچھ کرتا
ہے جس میں تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے اور یوں اپنے
آپ کو بھی مجرم قرار دیتا ہے۔ 2 اب ہم جانتے ہیں کہ
ایسے کام کرنے والوں پر اللہ کا فیصلہ منصفانہ ہے۔ 3 تاہم
تُو وہی کچھ کرتا ہے جس میں تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے۔
کیا تُو سمجھتا ہے کہ خود اللہ کی عدالت سے بچ جائے گا؟ 4 یا

کیا تُو اُس کی وسیع مہربانی، تحمل اور صبر کو حقیر جانتا ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کی مہربانی تجھے توبہ تک لے جانا چاہتی ہے؟ 5 لیکن تُو ہٹ دھرم ہے، تُو توبہ کرنے کے لئے تیار نہیں اور یوں اپنی سزا میں اضافہ کرتا جا رہا ہے، وہ سزا جو اُس دن دی جائے گی جب اللہ کا غضب نازل ہو گا، جب اُس کی راست عدالت ظاہر ہو گی۔ 6 اللہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلہ دے گا۔ 7 کچھ لوگ ثابت قدمی سے نیک کام کرتے اور جلال، عزت اور بقا کے طالب رہتے ہیں۔ اُنہیں اللہ ابدی زندگی عطا کرے گا۔ 8 لیکن کچھ لوگ خود غرض ہیں اور سچائی کی نہیں بلکہ ناراستی کی پیروی کرتے ہیں۔ اُن پر اللہ کا غضب اور قہر نازل ہو گا۔ 9 مصیبت اور پریشانی ہر اُس انسان پر آئے گی جو بُرائی کرتا ہے، پہلے یہودی پر، پھر یونانی پر۔ 10 لیکن جلال، عزت اور سلامتی ہر اُس انسان کو حاصل ہو گی جو نیکی کرتا ہے، پہلے یہودی کو، پھر یونانی کو۔ 11 کیونکہ اللہ کسی کا بھی طرف دار نہیں۔

12 غیریہودیوں کے پاس موسوی شریعت نہیں ہے، اِس لئے وہ شریعت کے بغیر ہی گناہ کر کے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہودیوں کے پاس شریعت ہے، لیکن وہ بھی نہیں بچیں گے۔ کیونکہ جب وہ گناہ کرتے ہیں تو شریعت ہی اُنہیں مجرم ٹھہراتی ہے۔ 13 کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ کافی نہیں کہ ہم شریعت کی باتیں سنیں بلکہ وہ ہمیں اُس وقت ہی راست باز قرار دیتا ہے جب شریعت پر عمل بھی کرتے ہیں۔ 14 اور گو غیریہودیوں کے پاس شریعت نہیں ہوتی لیکن جب بھی وہ فطرتی طور پر وہ کچھ کرتے ہیں جو شریعت فرماتی ہے تو ظاہر کرتے ہیں کہ گو ہمارے پاس شریعت نہیں تو بھی ہم اپنے آپ کے لئے خود شریعت ہیں۔ 15 اِس میں وہ ثابت کرتے ہیں کہ شریعت کے تقاضے اُن کے دل پر لکھے ہوئے ہیں۔ اُن کا ضمیر بھی اِس کی گواہی دیتا ہے، کیونکہ اُن کے خیالات کبھی ایک دوسرے کی مذمت اور کبھی ایک دوسرے کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ 16 غرض، میری خوش خبری کے مطابق ہر ایک کو اُس دن اپنا اجر ملے گا جب اللہ عیسیٰ مسیح کی معرفت انسانوں کی پوشیدہ باتوں کی عدالت کرے گا۔

یہودی اور شریعت

17 اچھا، تُو اپنے آپ کو یہودی کہتا ہے۔ تُو شریعت پر انحصار کرتا اور اللہ کے ساتھ اپنے تعلق پر فخر کرتا ہے۔ 18 تُو اُس کی مرضی کو جانتا ہے اور شریعت کی تعلیم پانے کے باعث صحیح راہ کی پہچان رکھتا ہے۔ 19 تجھے پورا یقین ہے، ’مَیں اندھوں کا قائد، تاریکی میں بسنے والوں کی روشنی، 20 بے سمجھوں کا معلم اور بچوں کا اُستاد ہوں۔‘ ایک لحاظ سے یہ درست بھی ہے، کیونکہ شریعت کی صورت میں تیرے پاس علم و عرفان اور سچائی موجود ہے۔ 21 اب بتا، تُو جو اَوروں کو سکھاتا ہے اپنے آپ کو کیوں نہیں سکھاتا؟ تُو جو چوری نہ کرنے کی منادی کرتا ہے، خود چوری کیوں کرتا ہے؟ 22 تُو جو اَوروں کو زنا کرنے سے منع کرتا ہے، خود زنا کیوں کرتا ہے؟ تُو جو بتوں سے گھن کھاتا ہے، خود مندروں کو کیوں لُوٹتا ہے؟ 23 تُو جو شریعت پر فخر کرتا ہے، کیوں اِس کی خلاف ورزی کر کے اللہ کی بے عزتی کرتا ہے؟ 24 یہ وہی بات ہے جو کلامِ مقدّس میں لکھی ہے، ”تمہارے سبب سے غیریہودیوں میں اللہ کے نام پر کفر بکا جاتا ہے۔“

25 ختنے کا فائدہ تو اُس وقت ہوتا ہے جب تُو شریعت پر عمل کرتا ہے۔ لیکن اگر تُو اُس کی حکم عدولی کرتا ہے تو تُو نامختون جیسا ہے۔ 26 اِس کے برعکس اگر نامختون

غیر یہودی شریعت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو کیا اللہ
اُسے مختون یہودی کے برابر نہیں ٹھہرائے گا؟ 27 چنانچہ جو
نامختون غیر یہودی شریعت پر عمل کرتے ہیں وہ آپ
یہودیوں کو مجرم ٹھہرائیں گے جن کا ختنہ ہوا ہے اور جن کے
پاس شریعت ہے، کیونکہ آپ شریعت پر عمل نہیں کرتے۔
28 آپ اِس بنا پر حقیقی یہودی نہیں ہیں کہ آپ کے
والدین یہودی تھے یا آپ کے بدن کا ختنہ ظاہری طور پر ہوا
ہے۔ 29 بلکہ حقیقی یہودی وہ ہے جو باطن میں یہودی ہے۔
اور حقیقی ختنہ اُس وقت ہوتا ہے جب دل کا ختنہ ہوا ہے۔
ایسا ختنہ شریعت سے نہیں بلکہ روح القدس کے وسیلے سے کیا
جاتا ہے۔ اور ایسے یہودی کو انسان کی طرف سے نہیں بلکہ
اللہ کی طرف سے تعریف ملتی ہے۔

3 تو کیا یہودی ہونے کا یا ختنہ کا کوئی فائدہ ہے؟ 2 جی
ہاں، ہر طرح کا! اوّل تو یہ کہ اللہ کا کلام اُن کے سپرد کیا
گیا ہے۔ 3 اگر اُن میں سے بعض بے وفا نکلے تو کیا ہوا؟
کیا اِس سے اللہ کی وفاداری بھی ختم ہو جائے گی؟ 4 کبھی
نہیں! لازم ہے کہ اللہ سچا ٹھہرے گو ہر انسان جھوٹا ہے۔
یوں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”لازم ہے کہ تُو بولتے وقت
راست ٹھہرے اور عدالت کرتے وقت غالب آئے۔“
5 کوئی کہہ سکتا ہے، ”ہماری ناراستی کا ایک اچھا
مقصد ہوتا ہے، کیونکہ اِس سے لوگوں پر اللہ کی راستی ظاہر
ہوتی ہے۔ تو کیا اللہ بے انصاف نہیں ہو گا اگر وہ اپنا
غضب ہم پر نازل کرے؟“ (مَیں انسانی خیال پیش کر رہا
ہوں)۔ 6 ہرگز نہیں! اگر اللہ راست نہ ہوتا تو پھر وہ دنیا
کی عدالت کس طرح کر سکتا؟
7 شاید کوئی اَور اعتراض کرے، ”اگر میرا جھوٹ
اللہ کی سچائی کو کثرت سے نمایاں کرتا ہے اور یوں اُس کا
جلال بڑھتا ہے تو وہ مجھے کیوں کر گنہگار قرار دے سکتا
ہے؟“ 8 کچھ لوگ ہم پر یہ کفر بھی بکتے ہیں کہ ہم کہتے
ہیں، ”آؤ، ہم بُرائی کریں تاکہ بھلائی نکلے۔“ انصاف کا
تقاضا ہے کہ ایسے لوگوں کو مجرم ٹھہرایا جائے۔

کوئی راست باز نہیں

9 اب ہم کیا کہیں؟ کیا ہم یہودی دوسروں سے
برتر ہیں؟ بالکل نہیں۔ ہم تو پہلے ہی یہ الزام لگا چکے ہیں
کہ یہودی اور یونانی سب ہی گناہ کے قبضے میں ہیں۔
10 کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے،
”کوئی نہیں جو راست باز ہے، ایک بھی نہیں۔
11 کوئی نہیں جو سمجھ دار ہے،
کوئی نہیں جو اللہ کا طالب ہے۔
12 افسوس، سب صحیح راہ سے بھٹک گئے،
سب کے سب بگڑ گئے ہیں۔
کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو، ایک بھی نہیں۔
13 اُن کا گلا کھلی قبر ہے،
اُن کی زبان فریب دیتی ہے۔
اُن کے ہونٹوں میں سانپ کا زہر ہے۔
14 اُن کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے۔
15 اُن کے پاؤں خون بہانے کے لئے جلدی
کرتے ہیں۔
16 اپنے پیچھے وہ تباہی و بربادی چھوڑ جاتے ہیں،
17 اور وہ سلامتی کی راہ نہیں جانتے۔
18 اُن کی آنکھوں کے سامنے خدا کا خوف
نہیں ہوتا۔“
19 اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ فرماتی ہے
اُنہیں فرماتی ہے جن کے سپرد وہ کی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے

کہ ہر انسان کے بہانے ختم کئے جائیں اور تمام دنیا اللہ
کے سامنے مجرم ٹھہرے۔ 20 کیونکہ شریعت کے تقاضے
پورے کرنے سے کوئی بھی اُس کے سامنے راست باز نہیں
ٹھہر سکتا، بلکہ شریعت کا کام یہ ہے کہ ہمارے اندر گنہگار
ہونے کا احساس پیدا کرے۔

راست باز ہونے کے لئے ایمان ضروری ہے

21 لیکن اب اللہ نے ہم پر ایک راہ کا انکشاف کیا
ہے جس سے ہم شریعت کے بغیر ہی اُس کے سامنے
راست باز ٹھہر سکتے ہیں۔ توریت اور نبیوں کے صحیفے بھی
اِس کی تصدیق کرتے ہیں۔ 22 راہ یہ ہے کہ جب ہم عیسیٰ
مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو اللہ ہمیں راست باز قرار
دیتا ہے۔ اور یہ راہ سب کے لئے ہے۔ کیونکہ کوئی بھی
فرق نہیں، 23 سب نے گناہ کیا، سب اللہ کے اُس جلال
سے محروم ہیں جس کا وہ تقاضا کرتا ہے، 24 اور سب
مفت میں اللہ کے فضل ہی سے راست باز ٹھہرائے جاتے
ہیں، اُس فدیئے کے وسیلے سے جو مسیح عیسیٰ نے دیا۔
25 کیونکہ اللہ نے عیسیٰ کو اُس کے خون کے باعث کفارہ
کا وسیلہ بنا کر پیش کیا، ایسا کفارہ جس سے ایمان لانے
والوں کو گناہوں کی معافی ملتی ہے۔ یوں اللہ نے اپنی راستی
ظاہر کی، پہلے ماضی میں جب وہ اپنے صبر و تحمل میں گناہوں
کی سزا دینے سے باز رہا 26 اور اب موجودہ زمانے میں
بھی۔ اِس سے وہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ راست ہے اور ہر
ایک کو راست باز ٹھہراتا ہے جو عیسیٰ پر ایمان لایا ہے۔
27 اب ہمارا فخر کہاں رہا؟ اُسے تو ختم کر دیا گیا
ہے۔ کس شریعت سے؟ کیا اعمال کی شریعت سے؟ نہیں،
بلکہ ایمان کی شریعت سے۔ 28 کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ
انسان کو ایمان سے راست باز ٹھہرایا جاتا ہے، نہ کہ
اعمال سے۔ 29 کیا اللہ صرف یہودیوں کا خدا ہے؟
غیریہودیوں کا نہیں؟ ہاں، غیریہودیوں کا بھی ہے۔
30 کیونکہ اللہ ایک ہی ہے جو مختون اور نامختون دونوں کو
ایمان ہی سے راست باز ٹھہرائے گا۔ 31 پھر کیا ہم
شریعت کو ایمان سے منسوخ کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ ہم
شریعت کو قائم رکھتے ہیں۔

ابراہیم ایمان سے راست باز ٹھہرا

4 ابراہیم جسمانی لحاظ سے ہمارا باپ تھا۔ تو راست باز
ٹھہرنے کے سلسلے میں اُس کا کیا تجربہ تھا؟ 2 ہم کہہ سکتے
ہیں کہ اگر وہ شریعت پر عمل کرنے سے راست باز ٹھہرتا تو
وہ اپنے آپ پر فخر کر سکتا تھا۔ لیکن اللہ کے نزدیک
اُس کے پاس اپنے آپ پر فخر کرنے کا کوئی سبب نہ
تھا۔ 3 کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”ابراہیم نے اللہ
پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار
دیا۔“ 4 جب لوگ کام کرتے ہیں تو اُن کی مزدوری کوئی
خاص مہربانی قرار نہیں دی جاتی، بلکہ یہ تو اُن کا حق بنتا
ہے۔ 5 لیکن جب لوگ کام نہیں کرتے بلکہ اللہ پر ایمان
رکھتے ہیں جو بے دینوں کو راست باز قرار دیتا ہے تو اُن کا
کوئی حق نہیں بنتا۔ وہ اُن کے ایمان ہی کی بنا پر راست باز
قرار دیئے جاتے ہیں۔ 6 داؤد یہی بات بیان کرتا ہے
جب وہ اُس شخص کو مبارک کہتا ہے جسے اللہ بغیر اعمال کے
راست باز ٹھہراتا ہے،

7 ”مبارک ہیں وہ جن کے جرائم معاف کئے گئے،
جن کے گناہ ڈھانپے گئے ہیں۔
8 مبارک ہے وہ جس کا گناہ رب حساب میں نہیں
لائے گا۔“

9 کیا یہ مبارک بادی صرف مختونوں کے لئے ہے یا

نامختونوں کے لئے بھی؟ ہم تو بیان کر چکے ہیں کہ ابراہیم
ایمان کی بنا پر راست باز ٹھہرا۔ 10 اُسے کس حالت میں
راست باز ٹھہرایا گیا؟ ختنہ کرانے کے بعد یا پہلے؟ ختنے
کے بعد نہیں بلکہ پہلے۔ 11 اور ختنہ کا جو نشان اُسے ملا وہ
اُس کی راست بازی کی مہر تھی، وہ راست بازی جو اُسے
ختنہ کرانے سے پیشتر ملی، اُس وقت جب وہ ایمان لایا۔
یوں وہ اُن سب کا باپ ہے جو بغیر ختنہ کرائے ایمان لائے
ہیں اور اِس بنا پر راست باز ٹھہرتے ہیں۔ 12 ساتھ ہی وہ
ختنہ کرانے والوں کا باپ بھی ہے، لیکن اُن کا جن کا نہ
صرف ختنہ ہوا ہے بلکہ جو ہمارے باپ ابراہیم کے اُس
ایمان کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں جو وہ ختنہ کرانے سے پیشتر
رکھتا تھا۔

اللہ کا وعدہ ایمان سے حاصل ہوتا ہے

13 جب اللہ نے ابراہیم اور اُس کی اولاد سے وعدہ
کیا کہ وہ دنیا کا وارث ہو گا تو اُس نے یہ اِس لئے نہیں
کیا کہ ابراہیم نے شریعت کی پیروی کی بلکہ اِس لئے کہ
وہ ایمان لایا اور یوں راست باز ٹھہرایا گیا۔ 14 کیونکہ اگر
وہ وارث ہیں جو شریعت کے پیروکار ہیں تو پھر ایمان بے اثر
ٹھہرا اور اللہ کا وعدہ مٹ گیا۔ 15 شریعت اللہ کا غضب
ہی پیدا کرتی ہے۔ لیکن جہاں کوئی شریعت نہیں وہاں اُس
کی خلاف ورزی بھی نہیں۔

16 چنانچہ یہ میراث ایمان سے ملتی ہے تاکہ اِس کی
بنیاد اللہ کا فضل ہو اور اِس کا وعدہ ابراہیم کی تمام نسل کے
لئے ہو، نہ صرف شریعت کے پیروکاروں کے لئے بلکہ اُن
کے لئے بھی جو ابراہیم کا سا ایمان رکھتے ہیں۔ یہی ہم
سب کا باپ ہے۔ 17 یوں اللہ کلامِ مقدّس میں اُس سے
وعدہ کرتا ہے، ”مَیں نے تجھے بہت قوموں کا باپ بنا دیا
ہے۔“ اللہ ہی کے نزدیک ابراہیم ہم سب کا باپ ہے۔
کیونکہ اُس کا ایمان اُس خدا پر تھا جو مُردوں کو زندہ کرتا اور
جس کے حکم پر وہ کچھ پیدا ہوتا ہے جو پہلے نہیں تھا۔
18 اُمید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی، پھر بھی ابراہیم
اُمید کے ساتھ ایمان رکھتا رہا کہ مَیں ضرور بہت قوموں کا
باپ بنوں گا۔ اور آخرکار ایسا ہی ہوا، جیسا کلامِ مقدّس میں
وعدہ کیا گیا تھا کہ ”تیری اولاد اِتنی ہی بے شمار ہو گی۔“
19 اور ابراہیم کا ایمان کمزور نہ پڑا، حالانکہ اُسے معلوم
تھا کہ مَیں تقریباً سو سال کا ہوں اور میرا اور سارہ کے بدن
گویا مُردہ ہیں، اب بچے پیدا کرنے کی عمر سارہ کے لئے
گزر چکی ہے۔ 20 تو بھی ابراہیم کا ایمان ختم نہ ہوا، نہ اُس
نے اللہ کے وعدے پر شک کیا بلکہ ایمان میں وہ مزید مضبوط
ہوا اور اللہ کو جلال دیتا رہا۔ 21 اُسے پختہ یقین تھا کہ اللہ
اپنے وعدے کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ 22 اُس
کے اِس ایمان کی وجہ سے اللہ نے اُسے راست باز قرار
دیا۔ 23 کلامِ مقدّس میں یہ بات کہ اللہ نے اُسے
راست باز قرار دیا نہ صرف اُس کی خاطر لکھی گئی 24 بلکہ
ہماری خاطر بھی۔ کیونکہ اللہ ہمیں بھی راست باز قرار دے گا
اگر ہم اُس پر ایمان رکھیں جس نے ہمارے خداوند عیسیٰ کو
مُردوں میں سے زندہ کیا۔ 25 ہماری ہی خطاؤں کی وجہ
سے اُسے موت کے حوالے کیا گیا، اور ہمیں ہی راست باز
قرار دینے کے لئے اُسے زندہ کیا گیا۔

راست بازی کا انجام

5 اب چونکہ ہمیں ایمان سے راست باز قرار دیا گیا
ہے اِس لئے اللہ کے ساتھ ہماری صلح ہے۔ اِس صلح کا
وسیلہ ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح ہے۔ 2 ہمارے ایمان لانے پر
اُس نے ہمیں فضل کے اُس مقام تک پہنچایا جہاں ہم آج

قائم ہیں۔ اور یوں ہم اِس اُمید پر فخر کرتے ہیں کہ ہم اللہ
کے جلال میں شریک ہوں گے۔ 3 نہ صرف یہ بلکہ ہم اُس
وقت بھی فخر کرتے ہیں جب ہم مصیبتوں میں پھنسے ہوتے
ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مصیبت سے ثابت قدمی پیدا
ہوتی ہے، 4 ثابت قدمی سے پختگی اور پختگی سے اُمید۔ 5 اور
اُمید ہمیں شرمندہ ہونے نہیں دیتی، کیونکہ اللہ نے ہمیں
روح القدس دے کر اُس کے وسیلے سے ہمارے دلوں میں
اپنی محبت انڈیلی ہے۔

6 کیونکہ ہم ابھی کمزور ہی تھے تو مسیح نے ہم
بے دینوں کی خاطر اپنی جان دے دی۔ 7 مشکل سے ہی
کوئی کسی راست باز کی خاطر اپنی جان دے گا۔ ہاں، ممکن
ہے کہ کوئی کسی نیکوکار کے لئے اپنی جان دینے کی جرأت
کرے۔ 8 لیکن اللہ نے ہم سے اپنی محبت کا اظہار یوں
کیا کہ مسیح نے اُس وقت ہماری خاطر اپنی جان دی جب
ہم گنہگار ہی تھے۔ 9 ہمیں مسیح کے خون سے راست باز
ٹھہرایا گیا ہے۔ تو یہ بات کتنی یقینی ہے کہ ہم اُس کے
وسیلے سے اللہ کے غضب سے بچیں گے۔ 10 ہم ابھی اللہ
کے دشمن ہی تھے جب اُس کے فرزند کی موت کے وسیلے
سے ہماری اُس کے ساتھ صلح ہو گئی۔ تو پھر یہ بات کتنی
یقینی ہے کہ ہم اُس کی زندگی کے وسیلے سے نجات بھی
پائیں گے۔ 11 نہ صرف یہ بلکہ اب ہم اللہ پر فخر کرتے
ہیں اور یہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ہے، جس
نے ہماری صلح کرائی ہے۔

آدم اور مسیح

12 جب آدم نے گناہ کیا تو اُس ایک ہی شخص سے
گناہ دنیا میں آیا۔ اِس گناہ کے ساتھ ساتھ موت بھی آ
کر سب آدمیوں میں پھیل گئی، کیونکہ سب نے گناہ کیا۔
13 شریعت کے انکشاف سے پہلے گناہ تو دنیا میں تھا، لیکن
جہاں شریعت نہیں ہوتی وہاں گناہ کا حساب نہیں کیا
جاتا۔ 14 تاہم آدم سے لے کر موسیٰ تک موت کی
حکومت جاری رہی، اُن پر بھی جنہوں نے آدم کی سی
حکم عدولی نہ کی۔

اب آدم آنے والے عیسیٰ مسیح کی طرف اشارہ تھا۔
15 لیکن اِن دونوں میں بڑا فرق ہے۔ جو نعمت اللہ مفت
میں دیتا ہے وہ آدم کے گناہ سے مطابقت نہیں رکھتی۔
کیونکہ اِس ایک شخص آدم کی خلاف ورزی سے بہت سے
لوگ موت کی زد میں آ گئے، لیکن اللہ کا فضل کہیں زیادہ
موثر ہے، وہ مفت نعمت جو بہتوں کو اُس ایک شخص عیسیٰ مسیح
میں ملی ہے۔ 16 ہاں، اللہ کی اِس نعمت اور آدم کے گناہ
میں بہت فرق ہے۔ اُس ایک شخص آدم کے گناہ کے نتیجے
میں ہمیں تو مجرم قرار دیا گیا، لیکن اللہ کی مفت نعمت کا اثر یہ
ہے کہ ہمیں راست باز قرار دیا جاتا ہے، گو ہم سے بے شمار
گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ 17 اِس ایک شخص آدم کے گناہ
کے نتیجے میں موت سب پر حکومت کرنے لگی۔ لیکن اِس
ایک شخص عیسیٰ مسیح کا کام کتنا زیادہ موثر تھا۔ جتنے بھی اللہ کا
وافر فضل اور راست بازی کی نعمت پاتے ہیں وہ مسیح کے
وسیلے سے اَبدی زندگی میں حکومت کریں گے۔

18 چنانچہ جس طرح ایک ہی شخص کے گناہ کے
باعث سب لوگ مجرم ٹھہرے اُسی طرح ایک ہی شخص کے
راست عمل سے وہ دروازہ کھل گیا جس میں داخل ہو کر سب
لوگ راست باز ٹھہر سکتے اور زندگی پا سکتے ہیں۔ 19 جس
طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار بن
گئے، اُسی طرح ایک ہی شخص کی فرماں برداری سے بہت سے
لوگ راست باز بن جائیں گے۔

20 شریعت اِس لئے درمیان میں آ گئی کہ

خلاف ورزی بڑھ جائے۔ لیکن جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں
اللہ کا فضل اِس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ 21 چنانچہ جس طرح
گناہ موت کی صورت میں حکومت کرتا تھا اُسی طرح اب
اللہ کا فضل ہمیں راست باز ٹھہرا کر حکومت کرتا ہے۔ یوں
ہمیں اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی بدولت ابدی زندگی حاصل
ہوتی ہے۔

مسیح میں نئی زندگی

6 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم گناہ کرتے رہیں
تاکہ اللہ کے فضل میں اضافہ ہو؟ 2 ہرگز نہیں! ہم تو مر کر
گناہ سے لاتعلق ہو گئے ہیں۔ تو پھر ہم کس طرح گناہ کو
اپنے آپ پر حکومت کرنے دے سکتے ہیں؟ 3 یا کیا آپ
کو معلوم نہیں کہ ہم سب جنہیں بپتسمہ دیا گیا ہے اِس سے
مسیح عیسیٰ کی موت میں شامل ہو گئے ہیں؟ 4 کیونکہ بپتسمے
سے ہمیں دفنایا گیا اور اُس کی موت میں شامل کیا گیا تاکہ
ہم مسیح کی طرح نئی زندگی گزاریں، جسے باپ کی جلالی
قدرت نے مُردوں میں سے زندہ کیا۔
5 چونکہ اِس طرح ہم اُس کی موت میں اُس کے
ساتھ پیوست ہو گئے ہیں اِس لئے ہم اُس کے جی اُٹھنے
میں بھی اُس کے ساتھ پیوست ہوں گے۔ 6 کیونکہ ہم
جانتے ہیں کہ ہمارا پرانا انسان مسیح کے ساتھ مصلوب ہو
گیا تاکہ گناہ کے قبضے میں یہ جسم نیست ہو جائے اور
یوں ہم گناہ کے غلام نہ رہیں۔ 7 کیونکہ جو مر گیا وہ گناہ
سے آزاد ہو گیا ہے۔ 8 اور ہمارا ایمان ہے کہ چونکہ ہم مسیح
کے ساتھ مر گئے ہیں اِس لئے ہم اُس کے ساتھ زندہ بھی
ہوں گے، 9 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مسیح مُردوں میں سے
جی اُٹھا ہے اور اب کبھی نہیں مرے گا۔ اب موت کا اُس پر
کوئی اختیار نہیں۔ 10 مرتے وقت وہ ہمیشہ کے لئے گناہ
کی حکومت سے نکل گیا، اور اب جب وہ دوبارہ زندہ ہے تو
اُس کی زندگی اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ 11 آپ بھی
اپنے آپ کو ایسا سمجھیں۔ آپ بھی مر کر گناہ کی حکومت
سے نکل گئے ہیں اور اب آپ کی مسیح میں زندگی اللہ کے
لئے مخصوص ہے۔
12 چنانچہ گناہ آپ کے فانی بدن میں حکومت نہ
کرے۔ دھیان دیں کہ آپ اُس کی بُری خواہشات کے
تابع نہ ہو جائیں۔ 13 اپنے بدن کے کسی بھی عضو کو گناہ
کی خدمت کے لئے پیش نہ کریں، نہ اُسے ناراستی کا ہتھیار
بننے دیں۔ اِس کے بجائے اپنے آپ کو اللہ کی خدمت
کے لئے پیش کریں۔ کیونکہ پہلے آپ مُردہ تھے، لیکن اب
آپ زندہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اپنے تمام اعضا کو اللہ کی
خدمت کے لئے پیش کریں اور اُنہیں راستی کے ہتھیار بننے
دیں۔ 14 آئندہ گناہ آپ پر حکومت نہیں کرے گا،
کیونکہ آپ اپنی زندگی شریعت کے تحت نہیں گزارتے بلکہ
اللہ کے فضل کے تحت۔

راست بازی کے غلام

15 اب سوال یہ ہے، چونکہ ہم شریعت کے تحت نہیں
بلکہ فضل کے تحت ہیں تو کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں
گناہ کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا ہے؟ ہرگز نہیں!
16 کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب آپ اپنے آپ کو کسی
کے تابع کر کے اُس کے غلام بن جاتے ہیں تو آپ اُس
مالک کے غلام ہیں جس کے تابع آپ ہیں؟ یا تو گناہ
آپ کا مالک بن کر آپ کو موت تک لے جائے گا، یا
فرماں برداری آپ کی مالکن بن کر آپ کو راست بازی
تک لے جائے گی۔ 17 درحقیقت آپ پہلے گناہ کے غلام
تھے، لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب آپ پورے دل سے اُسی

تعلیم کے تابع ہو گئے ہیں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے۔
18 اب آپ کو گناہ سے آزاد کر دیا گیا ہے، راست بازی
ہی آپ کی مالکن بن گئی ہے۔ **19** (آپ کی فطرتی
کمزوری کی وجہ سے مَیں غلامی کی یہ مثال دے رہا ہوں
تاکہ آپ میری بات سمجھ پائیں۔) پہلے آپ نے اپنے
اعضا کو نجاست اور بے دینی کی غلامی میں دے رکھا تھا
جس کے نتیجے میں آپ کی بے دینی بڑھتی گئی۔ لیکن اب
آپ اپنے اعضا کو راست بازی کی غلامی میں دے دیں
تاکہ آپ مقدّس بن جائیں۔

20 جب گناہ آپ کا مالک تھا تو آپ راست بازی
سے آزاد تھے۔ **21** اور اِس کا نتیجہ کیا تھا؟ جو کچھ آپ
نے اُس وقت کیا اُس سے آپ کو آج شرم آتی ہے اور
اُس کا انجام موت ہے۔ **22** لیکن اب آپ گناہ کی غلامی
سے آزاد ہو کر اللہ کے غلام بن گئے ہیں، جس کے نتیجے
میں آپ مخصوص و مقدّس بن جاتے ہیں اور جس کا انجام
ابدی زندگی ہے۔ **23** کیونکہ گناہ کا اجر موت ہے جبکہ اللہ
ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ کے وسیلے سے ہمیں ابدی زندگی کی
مفت نعمت عطا کرتا ہے۔

شادی کی مثال

7 بھائیو، آپ تو شریعت سے واقف ہیں۔ تو کیا آپ
نہیں جانتے کہ شریعت اُس وقت تک انسان پر اختیار رکھتی
ہے جب تک وہ زندہ ہے؟ **2** شادی کی مثال لیں۔ جب
کسی عورت کی شادی ہوتی ہے تو شریعت اُس کا شوہر کے
ساتھ بندھن اُس وقت تک قائم رکھتی ہے جب تک شوہر
زندہ ہے۔ اگر شوہر مر جائے تو پھر وہ اِس بندھن سے آزاد
ہو گئی۔ **3** چنانچہ اگر وہ اپنے خاوند کے جیتے جی کسی اَور مرد
کی بیوی بن جائے تو اُسے زناکار قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن
اگر اُس کا شوہر مر جائے تو وہ شریعت سے آزاد ہوئی۔
اب وہ کسی دوسرے مرد کی بیوی بنے تو زناکار نہیں ٹھہرتی۔
4 میرے بھائیو، یہ بات آپ پر بھی صادق آتی ہے۔
جب آپ مسیح کے بدن کا حصہ بن گئے تو آپ مر کر
شریعت کے اختیار سے آزاد ہو گئے۔ اب آپ اُس کے
ساتھ پیوست ہو گئے ہیں جسے مُردوں میں سے زندہ کیا گیا
تاکہ ہم اللہ کی خدمت میں پھل لائیں۔ **5** کیونکہ جب ہم
اپنی پرانی فطرت کے تحت زندگی گزارتے تھے تو شریعت
ہماری گناہ آلودہ رغبتوں کو اُکساتی تھی۔ پھر یہی رغبتیں
ہمارے اعضا پر اثر انداز ہوتی تھیں اور نتیجے میں ہم ایسا
پھل لاتے تھے جس کا انجام موت ہے۔ **6** لیکن اب ہم
مر کر شریعت کے بندھن سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اب ہم
شریعت کی پرانی زندگی کے تحت خدمت نہیں کرتے بلکہ
روح القدس کی نئی زندگی کے تحت۔

شریعت اور گناہ

7 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت خود گناہ ہے؟
ہرگز نہیں! بات تو یہ ہے کہ اگر شریعت مجھ پر میرے گناہ
ظاہر نہ کرتی تو مجھے اِن کا کچھ پتا نہ چلتا۔ مثلاً اگر شریعت
نہ بتاتی، ”لالچ نہ کرنا“ تو مجھے درحقیقت معلوم نہ ہوتا کہ
لالچ کیا ہے۔ **8** لیکن گناہ نے اِس حکم سے فائدہ اُٹھا کر
مجھ میں ہر طرح کا لالچ پیدا کر دیا۔ اِس کے برعکس جہاں
شریعت نہیں ہوتی وہاں گناہ مُردہ ہے اور ایسا کام نہیں کر
پاتا۔ **9** ایک وقت تھا جب مَیں شریعت کے بغیر زندگی
گزارتا تھا۔ لیکن جونہی حکم میرے سامنے آیا تو گناہ میں
جان آ گئی **10** اور مَیں مر گیا۔ اِس طرح معلوم ہوا کہ جس
حکم کا مقصد میری زندگی کو قائم رکھنا تھا وہی میری موت کا
باعث بن گیا۔ **11** کیونکہ گناہ نے حکم سے فائدہ اُٹھا کر

مجھے بہکایا اور حکم سے ہی مجھے مار ڈالا۔
12 لیکن شریعت خود مقدّس ہے اور اِس کے احکام
مقدّس، راست اور اچھے ہیں۔ 13 کیا اِس کا مطلب یہ
ہے کہ جو اچھا ہے وہی میرے لئے موت کا باعث بن گیا؟
ہرگز نہیں! گناہ ہی نے یہ کیا۔ اِس اچھی چیز کو استعمال کر
کے اُس نے میرے لئے موت پیدا کر دی تاکہ گناہ ظاہر
ہو جائے۔ یوں حکم کے ذریعے گناہ کی سنجیدگی حد سے زیادہ
بڑھ جاتی ہے۔

ہمارے اندر کی کشمکش

14 ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہے۔ لیکن
میری فطرت انسانی ہے، مجھے گناہ کی غلامی میں بیچا گیا
ہے۔ 15 درحقیقت مَیں نہیں سمجھتا کہ کیا کرتا ہوں۔ کیونکہ
مَیں وہ کام نہیں کرتا جو کرنا چاہتا ہوں بلکہ وہ جس سے
مجھے نفرت ہے۔ 16 لیکن اگر مَیں وہ کرتا ہوں جو نہیں کرنا
چاہتا تو ظاہر ہے کہ مَیں متفق ہوں کہ شریعت اچھی ہے۔
17 اور اگر ایسا ہے تو پھر مَیں یہ کام خود نہیں کر رہا بلکہ گناہ
جو میرے اندر سکونت کرتا ہے۔ 18 مجھے معلوم ہے کہ
میرے اندر یعنی میری پرانی فطرت میں کوئی اچھی چیز نہیں
بستی۔ اگرچہ مجھ میں نیک کام کرنے کا ارادہ تو موجود ہے
لیکن مَیں اُسے عملی جامہ نہیں پہنا سکتا۔ 19 جو نیک کام
مَیں کرنا چاہتا ہوں وہ نہیں کرتا بلکہ وہ بُرا کام کرتا ہوں جو
کرنا نہیں چاہتا۔ 20 اب اگر مَیں وہ کام کرتا ہوں جو مَیں
نہیں کرنا چاہتا تو اِس کا مطلب ہے کہ مَیں خود نہیں کر رہا
بلکہ وہ گناہ جو میرے اندر بستا ہے۔

21 چنانچہ مجھے ایک اَور طرح کی شریعت کام کرتی
ہوئی نظر آتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب مَیں نیک کام
کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو بُرائی آ موجود ہوتی ہے۔
22 ہاں، اپنے باطن میں تو مَیں خوشی سے اللہ کی شریعت کو
مانتا ہوں۔ 23 لیکن مجھے اپنے اعضا میں ایک اَور طرح
کی شریعت دکھائی دیتی ہے، ایسی شریعت جو میری سمجھ
کی شریعت کے خلاف لڑ کر مجھے گناہ کی شریعت کا قیدی بنا
دیتی ہے، اُس شریعت کا جو میرے اعضا میں موجود ہے۔
24 ہائے، میری حالت کتنی بُری ہے! مجھے اِس بدن سے جس
کا انجام موت ہے کون چھڑائے گا؟ 25 خدا کا شکر ہے جو
ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے یہ کام کرتا ہے۔

غرض یہی میری حالت ہے، مسیح کے بغیر مَیں اللہ کی
شریعت کی خدمت صرف اپنی سمجھ سے کر سکتا ہوں جبکہ
میری پرانی فطرت گناہ کی شریعت کی غلام رہ کر اُسی کی
خدمت کرتی ہے۔

روح میں زندگی

8 اب جو مسیح عیسیٰ میں ہیں اُنہیں مجرم نہیں ٹھہرایا جاتا۔
2 کیونکہ روح کی شریعت نے جو ہمیں مسیح میں زندگی عطا
کرتی ہے تجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا
ہے۔ 3 موسوی شریعت ہماری پرانی فطرت کی کمزور حالت
کی وجہ سے ہمیں نہ بچا سکی۔ اِس لئے اللہ نے وہ کچھ کیا جو
شریعت کے بس میں نہ تھا۔ اُس نے اپنا فرزند بھیج دیا تاکہ
وہ گنہگار کا سا جسم اختیار کر کے ہمارے گناہوں کا کفارہ
دے۔ اِس طرح اللہ نے پرانی فطرت میں موجود گناہ کو
مجرم ٹھہرایا 4 تاکہ ہم میں شریعت کا تقاضا پورا ہو جائے، ہم
جو پرانی فطرت کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے
ہیں۔ 5 جو پرانی فطرت کے اختیار میں ہیں وہ پرانی سوچ
رکھتے ہیں جبکہ جو روح کے اختیار میں ہیں وہ روحانی سوچ
رکھتے ہیں۔ 6 پرانی فطرت کی سوچ کا انجام موت ہے
جبکہ روح کی سوچ زندگی اور سلامتی پیدا کرتی ہے۔ 7 پرانی

فطرت کی سوچ اللہ سے دشمنی رکھتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو اللہ
کی شریعت کے تابع نہیں رکھتی، نہ ہی ایسا کر سکتی ہے۔
8 اِس لئے وہ لوگ اللہ کو پسند نہیں آ سکتے جو پُرانی فطرت
کے اختیار میں ہیں۔

9 لیکن آپ پُرانی فطرت کے اختیار میں نہیں بلکہ
روح کے اختیار میں ہیں۔ شرط یہ ہے کہ روح القدس آپ
میں بسا ہوا ہو۔ اگر کسی میں مسیح کا روح نہیں تو وہ مسیح
کا نہیں۔ 10 لیکن اگر مسیح آپ میں ہے تو پھر آپ کا
بدن گناہ کی وجہ سے مُردہ ہے جبکہ روح القدس آپ کو
راست باز ٹھہرانے کی وجہ سے آپ کے لئے زندگی کا
باعث ہے۔ 11 اُس کا روح آپ میں بستا ہے جس نے
عیسیٰ کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ اور چونکہ روح القدس
آپ میں بستا ہے اِس لئے اللہ اِس کے ذریعے آپ کے
فانی بدنوں کو بھی مسیح کی طرح زندہ کرے گا۔

12 چنانچہ میرے بھائیو، ہماری پُرانی فطرت کا
کوئی حق نہ رہا کہ ہمیں اپنے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور
کرے۔ 13 کیونکہ اگر آپ اپنی پُرانی فطرت کے مطابق
زندگی گزاریں تو آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن اگر آپ
روح القدس کی قوت سے اپنی پُرانی فطرت کے غلط کاموں
کو نیست و نابود کریں تو پھر آپ زندہ رہیں گے۔
14 جس کی بھی راہنمائی روح القدس کرتا ہے وہ اللہ کا
فرزند ہے۔ 15 کیونکہ اللہ نے جو روح آپ کو دیا ہے
اُس نے آپ کو غلام بنا کر خوف زدہ حالت میں نہیں
رکھا بلکہ آپ کو اللہ کے فرزند بنا دیا ہے، اور اُسی کے
ذریعے ہم پکار کر اللہ کو ”ابّا“ یعنی ”اے باپ“ کہہ
سکتے ہیں۔ 16 روح القدس خود ہماری روح کے ساتھ مل
کر گواہی دیتا ہے کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں۔ 17 اور چونکہ
ہم اُس کے فرزند ہیں اِس لئے ہم وارث ہیں، اللہ کے
وارث اور مسیح کے ہم میراث۔ کیونکہ اگر ہم مسیح کے دُکھ
میں شریک ہوں تو اُس کے جلال میں بھی شریک ہوں گے۔

آئندہ کا جلال

18 میرے خیال میں ہمارا موجودہ دکھ اُس آنے والے
جلال کی نسبت کچھ بھی نہیں جو ہم پر ظاہر ہو گا۔ 19 ہاں،
تمام کائنات یہ دیکھنے کے لئے تڑپتی ہے کہ اللہ کے فرزند
ظاہر ہو جائیں، 20 کیونکہ کائنات اللہ کی لعنت کے تحت
آ کر فانی ہو گئی ہے۔ یہ اُس کی اپنی نہیں بلکہ اللہ کی
مرضی تھی جس نے اُس پر یہ لعنت بھیجی۔ تو بھی یہ اُمید
دلائی گئی 21 کہ ایک دن کائنات کو خود اُس کی فانی حالت
کی غلامی سے چھڑایا جائے گا۔ اُس وقت وہ اللہ کے
فرزندوں کی جلالی آزادی میں شریک ہو جائے گی۔
22 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آج تک تمام کائنات کراہتی
اور دردِ زہ میں تڑپتی رہتی ہے۔ 23 نہ صرف کائنات بلکہ
ہم خود بھی اندر ہی اندر کراہتے ہیں، گو ہمیں آنے والے
جلال کا پہلا پھل روح القدس کی صورت میں مل چکا ہے۔
ہم کراہتے کراہتے شدت سے اِس انتظار میں ہیں کہ یہ
بات ظاہر ہو جائے کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں اور ہمارے
بدنوں کو نجات ملے۔ 24 کیونکہ نجات پاتے وقت ہمیں یہ
اُمید دلائی گئی۔ لیکن اگر وہ کچھ نظر آ چکا ہوتا جس کی اُمید
ہم رکھتے تو یہ درحقیقت اُمید نہ ہوتی۔ کون اُس کی اُمید
رکھے جو اُسے نظر آ چکا ہے؟ 25 لیکن چونکہ ہم اُس کی
اُمید رکھتے ہیں جو ابھی نظر نہیں آیا تو لازم ہے کہ ہم صبر
سے اُس کا انتظار کریں۔

26 اِسی طرح روح القدس بھی ہماری کمزور حالت
میں ہماری مدد کرتا ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس طرح
مناسب دعا مانگیں۔ لیکن روح القدس خود ناقابلِ بیان

آہیں بھرتے ہوئے ہماری شفاعت کرتا ہے۔ 27 اور خدا
باپ جو تمام دلوں کی تحقیق کرتا ہے روح القدس کی سوچ کو
جانتا ہے، کیونکہ پاک روح اللہ کی مرضی کے مطابق
مقدّسین کی شفاعت کرتا ہے۔

28 اور ہم جانتے ہیں کہ جو اللہ سے محبت رکھتے ہیں
اُن کے لئے سب کچھ مل کر بھلائی کا باعث بنتا ہے، اُن
کے لئے جو اُس کے ارادے کے مطابق بلائے گئے ہیں۔
29 کیونکہ اللہ نے پہلے سے اپنے لوگوں کو چن لیا، اُس
نے پہلے سے اُنہیں اِس کے لئے مقرر کیا کہ وہ اُس کے
فرزند کے ہم شکل بن جائیں اور یوں مسیح بہت سے
بھائیوں میں پہلوٹھا ہو۔ 30 لیکن جنہیں اُس نے پہلے
سے مقرر کیا اُنہیں اُس نے بلایا بھی، جنہیں اُس نے بلایا
اُنہیں اُس نے راست باز بھی ٹھہرایا اور جنہیں اُس نے
راست باز ٹھہرایا اُنہیں اُس نے جلال بھی بخشا۔

اللہ کی مسیح میں محبت

31 اِن تمام باتوں کے جواب میں ہم کیا کہیں؟ اگر
اللہ ہمارے حق میں ہے تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا
ہے؟ 32 اُس نے اپنے فرزند کو بھی دریغ نہ کیا بلکہ اُسے
ہم سب کے لئے دشمن کے حوالے کر دیا۔ جس نے ہمیں
اپنے فرزند کو دے دیا کیا وہ ہمیں اُس کے ساتھ سب کچھ
مفت نہیں دے گا؟ 33 اب کون اللہ کے چنے ہوئے
لوگوں پر الزام لگائے گا جب اللہ خود اُنہیں راست باز قرار
دیتا ہے؟ 34 کون ہمیں مجرم ٹھہرائے گا جب مسیح عیسیٰ نے
ہمارے لئے اپنی جان دی؟ بلکہ ہماری خاطر اِس سے بھی
زیادہ ہوا۔ اُسے زندہ کیا گیا اور وہ اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ
گیا، جہاں وہ ہماری شفاعت کرتا ہے۔ 35 غرض کون
ہمیں مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟ کیا کوئی مصیبت، تنگی،
ایذا رسانی، کال، ننگاپن، خطرہ یا تلوار؟ 36 جیسے کلامِ مقدّس
میں لکھا ہے، ”تیری خاطر ہمیں دن بھر موت کا سامنا کرنا
پڑتا ہے، لوگ ہمیں ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر
سمجھتے ہیں۔“ 37 کوئی بات نہیں، کیونکہ مسیح ہمارے ساتھ
ہے اور ہم سے محبت رکھتا ہے۔ اُس کے وسیلے سے ہم
اِن سب خطروں کے روبرو زبردست فتح پاتے ہیں۔
38 کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہمیں اُس کی محبت سے کوئی
چیز جدا نہیں کر سکتی: نہ موت اور نہ زندگی، نہ فرشتے اور نہ
حکمران، نہ حال اور نہ مستقبل، نہ طاقتیں، 39 نہ نشیب اور
نہ فراز، نہ کوئی اَور مخلوق ہمیں اللہ کی اُس محبت سے جدا کر
سکے گی جو ہمیں ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ میں حاصل ہے۔

اللہ اور اُس کی قوم

9 مَیں مسیح میں سچ کہتا ہوں، جھوٹ نہیں بولتا، اور میرا
ضمیر بھی روح القدس میں اِس کی گواہی دیتا ہے 2 کہ
مَیں دل میں اپنے یہودی ہم وطنوں کے لئے شدید غم اور
مسلسل درد محسوس کرتا ہوں۔ 3 کاش میرے بھائی اور خونی
رشتے دار نجات پائیں! اِس کے لئے مَیں خود ملعون اور مسیح
سے جدا ہونے کے لئے بھی تیار ہوں۔ 4 اللہ نے اُنہی کو
جو اسرائیلی ہیں اپنے فرزند بننے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اُنہی پر
اُس نے اپنا جلال ظاہر کیا، اُنہی کے ساتھ اپنے عہد
باندھے اور اُنہی کو شریعت عطا کی۔ وہی حقیقی عبادت اور اللہ
کے وعدوں کے حق دار ہیں، 5 وہی ابراہیم اور یعقوب کی
اولاد ہیں اور اُنہی میں سے جسمانی لحاظ سے مسیح آیا۔ اللہ کی
تمجید و تعریف ابد تک ہو جو سب پر حکومت کرتا ہے! آمین۔

6 کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ اپنا وعدہ پورا نہ کر
سکا۔ بات یہ نہیں ہے بلکہ یہ کہ وہ سب حقیقی اسرائیلی نہیں
ہیں جو اسرائیلی قوم سے ہیں۔ 7 اور سب ابراہیم کی حقیقی

اولاد نہیں ہیں جو اُس کی نسل سے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے
کلامِ مقدّس میں ابراہیم سے فرمایا، ”تیری نسل اسحاق ہی
سے قائم رہے گی۔“ 8 چنانچہ لازم نہیں کہ ابراہیم کی تمام
فطرتی اولاد اللہ کے فرزند ہوں بلکہ صرف وہی ابراہیم کی
حقیقی اولاد سمجھے جاتے ہیں جو اللہ کے وعدے کے مطابق
اُس کے فرزند بن گئے ہیں۔ 9 اور وعدہ یہ تھا، ”مقررہ
وقت پر مَیں واپس آؤں گا تو سارہ کے بیٹا ہو گا۔“

10 لیکن نہ صرف سارہ کے ساتھ ایسا ہوا بلکہ اسحاق
کی بیوی ربقہ کے ساتھ بھی۔ ایک ہی مرد یعنی ہمارے باپ
اسحاق سے اُس کے جڑواں بچے پیدا ہوئے۔ 11 لیکن بچے
ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے نہ اُنہوں نے کوئی نیک یا بُرا کام
کیا تھا کہ ماں کو اللہ سے ایک پیغام ملا۔ اِس پیغام سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ لوگوں کو اپنے ارادے کے مطابق چن
لیتا ہے۔ 12 اور اُس کا یہ چناؤ اُن کے نیک اعمال پر
مبنی نہیں ہوتا بلکہ اُس کے بلاوے پر۔ پیغام یہ تھا، ”بڑا
چھوٹے کی خدمت کرے گا۔“ 13 یہ بھی کلامِ مقدّس میں
لکھا ہے، ”یعقوب مجھے پیارا تھا، جبکہ عیسَو سے مَیں متنفر
رہا۔“

14 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ بے انصاف
ہے؟ ہرگز نہیں! 15 کیونکہ اُس نے موسیٰ سے کہا، ”مَیں
جس پر مہربان ہونا چاہوں اُس پر مہربان ہوتا ہوں اور جس
پر رحم کرنا چاہوں اُس پر رحم کرتا ہوں۔“ 16 چنانچہ سب
کچھ اللہ کے رحم پر ہی مبنی ہے۔ اِس میں اِنسان کی مرضی یا
کوشش کا کوئی دخل نہیں۔ 17 یوں اللہ اپنے کلام میں مصر
کے بادشاہ فرعون سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے، ”مَیں نے
تجھے اِس لئے برپا کیا ہے کہ تجھ میں اپنی قدرت کا اظہار
کروں اور یوں تمام دنیا میں میرے نام کا پرچار کیا
جائے۔“ 18 غرض، یہ اللہ ہی کی مرضی ہے کہ وہ کس پر
رحم کرے اور کس کو سخت کر دے۔

اللہ کا غضب اور رحم

19 شاید کوئی کہے، ”اگر یہ بات ہے تو پھر اللہ کس
طرح ہم پر الزام لگا سکتا ہے جب ہم سے غلطیاں ہوتی
ہیں؟ ہم تو اُس کی مرضی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“ 20 یہ
نہ کہیں۔ آپ انسان ہوتے ہوئے کون ہیں کہ اللہ کے
ساتھ بحث مباحثہ کریں؟ کیا جس کو تشکیل دیا گیا ہے وہ
تشکیل دینے والے سے کہتا ہے، ”تُو نے مجھے اِس طرح
کیوں بنا دیا؟“ 21 کیا کمہار کا حق نہیں ہے کہ گارے کے
ایک ہی لوندے سے مختلف قسم کے برتن بنائے، کچھ باعزت
استعمال کے لئے اور کچھ ذلت آمیز استعمال کے لئے؟

22 یہ بات اللہ پر بھی صادق آتی ہے۔ گو وہ اپنا
غضب نازل کرنا اور اپنی قدرت ظاہر کرنا چاہتا تھا، لیکن
اُس نے بڑے صبر و تحمل سے وہ برتن برداشت کئے جن پر
اُس کا غضب آنا ہے اور جو ہلاکت کے لئے تیار کئے گئے
ہیں۔ 23 اُس نے یہ اِس لئے کیا تاکہ اپنا جلال کثرت
سے اُن برتنوں پر ظاہر کرے جن پر اُس کا فضل ہے اور جو
پہلے سے جلال پانے کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ 24 اور
ہم اُن میں سے ہیں جن کو اُس نے چن لیا ہے، نہ
صرف یہودیوں میں سے بلکہ غیریہودیوں میں سے بھی۔
25 یوں وہ غیریہودیوں کے ناتے سے ہوسیع کی کتاب
میں فرماتا ہے،

”مَیں اُسے ’میری قوم‘ کہوں گا
جو میری قوم نہ تھی،
اور اُسے ’میری پیاری‘ کہوں گا
جو مجھے پیاری نہ تھی۔“

26 اور ”جہاں اُنہیں بتایا گیا کہ ’تم میری قوم نہیں‘

وہاں وہ 'زندہ خدا کے فرزند' کہلائیں گے۔"
27 اور یسعیاہ نبی اسرائیل کے بارے میں پکارتا ہے،
"گو اسرائیلی ساحل پر کی ریت جیسے بے شمار کیوں نہ ہوں
تو بھی صرف ایک بچے ہوئے حصے کو نجات ملے گی۔ 28 کیونکہ
رب اپنا فرمان مکمل طور پر اور تیزی سے دنیا میں پورا
کرے گا۔" 29 یسعیاہ نے یہ بات ایک اَور پیش گوئی میں
بھی کی، "اگر رب الافواج ہماری کچھ اولاد زندہ نہ چھوڑتا
تو ہم سدوم کی طرح مٹ جاتے، ہمارا عمورہ جیسا ستیاناس ہو
جاتا۔"

اسرائیل کے لئے پولس کی دعا

30 اِس سے ہم کیا کہنا چاہتے ہیں؟ یہ کہ گو غیریہودی
راست بازی کی تلاش میں نہ تھے تو بھی اُنہیں راست بازی
حاصل ہوئی، ایسی راست بازی جو ایمان سے پیدا ہوئی۔
31 اِس کے برعکس اسرائیلیوں کو یہ حاصل نہ ہوئی، حالانکہ
وہ ایسی شریعت کی تلاش میں رہے جو اُنہیں راست باز
ٹھہرائے۔ 32 اِس کی کیا وجہ تھی؟ یہ کہ وہ اپنی تمام
کوششوں میں ایمان پر انحصار نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے
نیک اعمال پر۔ اُنہوں نے راہ میں پڑے پتھر سے ٹھوکر
کھائی۔ 33 یہ بات کلامِ مقدّس میں لکھی بھی ہے،

"دیکھو مَیں صیون میں ایک پتھر رکھ دیتا ہوں
جو ٹھوکر کا باعث بنے گا،
ایک چٹان جو ٹھیس لگنے کا سبب ہو گی۔
لیکن جو اُس پر ایمان لائے گا
اُسے شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔"

10 بھائیو، میری دلی آرزو اور میری اللہ سے دعا یہ ہے
کہ اسرائیلیوں کو نجات ملے۔ 2 مَیں اِس کی تصدیق کر سکتا
ہوں کہ وہ اللہ کی غیرت رکھتے ہیں۔ لیکن اِس غیرت کے
پیچھے روحانی سمجھ نہیں ہوتی۔ 3 وہ اُس راست بازی سے
ناواقف رہے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہے۔ اِس کی
بجائے وہ اپنی ذاتی راست بازی قائم کرنے کی کوشش
کرتے رہے ہیں۔ یوں اُنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی
راست بازی کے تابع نہیں کیا۔ 4 کیونکہ مسیح میں شریعت کا
مقصد پورا ہو گیا، ہاں وہ انجام تک پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ جو
بھی مسیح پر ایمان رکھتا ہے وہی راست باز ٹھہرتا ہے۔

سب کے لئے راست بازی

5 موسیٰ نے اُس راست بازی کے بارے میں لکھا
جو شریعت سے حاصل ہوتی ہے، "جو شخص یوں کرے گا وہ
جیتا رہے گا۔" 6 لیکن جو راست بازی ایمان سے حاصل
ہوتی ہے وہ کہتی ہے، "اپنے دل میں نہ کہنا کہ 'کون آسمان
پر چڑھے گا؟' (تاکہ مسیح کو نیچے لے آئے)۔ 7 یہ بھی نہ
کہنا کہ 'کون پاتال میں اُترے گا؟' (تاکہ مسیح کو مُردوں
میں سے واپس لے آئے)۔" 8 تو پھر کیا کرنا چاہئے؟
ایمان کی راست بازی فرماتی ہے، "یہ کلام تیرے قریب
بلکہ تیرے منہ اور دل میں موجود ہے۔" کلام سے مراد
ایمان کا وہ پیغام ہے جو ہم سناتے ہیں۔ 9 یعنی یہ کہ اگر تُو
اپنے منہ سے اقرار کرے کہ عیسیٰ خداوند ہے اور دل سے
ایمان لائے کہ اللہ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا تو
تجھے نجات ملے گی۔ 10 کیونکہ جب ہم دل سے ایمان
لاتے ہیں تو اللہ ہمیں راست باز قرار دیتا ہے، اور جب
ہم اپنے منہ سے اقرار کرتے ہیں تو ہمیں نجات ملتی ہے۔
11 یوں کلامِ مقدّس فرماتا ہے، "جو بھی اُس پر ایمان
لائے اُسے شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔" 12 اِس میں کوئی
فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو یا غیریہودی۔ کیونکہ سب کا ایک

ہی خداوند ہے، جو فیاضی سے ہر ایک کو دیتا ہے جو اُسے
پکارتا ہے۔ 13 کیونکہ ”جو بھی خداوند کا نام لے گا نجات
پائے گا۔“
14 لیکن وہ کس طرح اُسے پکار سکیں گے اگر وہ
اُس پر کبھی ایمان نہیں لائے؟ اور وہ کس طرح اُس پر
ایمان لا سکتے ہیں اگر اُنہوں نے کبھی اُس کے بارے میں
سنا نہیں؟ اور وہ کس طرح اُس کے بارے میں سن سکتے
ہیں اگر کسی نے اُنہیں یہ پیغام سنایا نہیں؟ 15 اور سنانے
والے کس طرح دوسروں کے پاس جائیں گے اگر اُنہیں
بھیجا نہ گیا؟ اِس لئے کلامِ مقدّس فرماتا ہے، ”اُن کے قدم
کتنے پیارے ہیں جو خوش خبری سناتے ہیں۔“ 16 لیکن
سب نے اللہ کی یہ خوش خبری قبول نہیں کی۔ یوں یسعیاہ نبی
فرماتا ہے، ”اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟“
17 غرض، ایمان پیغام سننے سے پیدا ہوتا ہے، یعنی مسیح کا
کلام سننے سے۔
18 تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا اسرائیلیوں نے یہ پیغام
نہیں سنا؟ اُنہوں نے اِسے ضرور سنا۔ کلامِ مقدّس میں لکھا
ہے،

”اُن کی آواز نکل کر پوری دنیا میں سنائی دی،
اُن کے الفاظ دنیا کی انتہا تک پہنچ گئے۔“

19 تو کیا اسرائیل کو اِس بات کی سمجھ نہ آئی؟ نہیں،
اُسے ضرور سمجھ آئی۔ پہلے موسیٰ اِس کا جواب دیتا ہے،

”مَیں خود ہی تمہیں غیرت دلاؤں گا،
ایک ایسی قوم کے ذریعے جو حقیقت میں قوم نہیں ہے۔
ایک نادان قوم کے ذریعے مَیں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔“

20 اور یسعیاہ نبی یہ کہنے کی جرأت کرتا ہے،

”جو مجھے تلاش نہیں کرتے تھے
اُنہیں مَیں نے مجھے پانے کا موقع دیا،
جو میرے بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے
اُن پر مَیں ظاہر ہوا۔“

21 لیکن اسرائیل کے بارے میں وہ فرماتا ہے،

”دن بھر مَیں نے اپنے ہاتھ پھیلائے رکھے
تاکہ ایک نافرمان اور سرکش قوم کا استقبال کروں۔“

اسرائیل پر اللہ کا رحم

11 تو کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے اپنی قوم کو
رد کیا ہے؟ ہرگز نہیں! مَیں تو خود اسرائیلی ہوں۔ ابراہیم میرا
بھی باپ ہے، اور مَیں بن یمین کے قبیلے کا ہوں۔ 2 اللہ
نے اپنی قوم کو پہلے سے چن لیا تھا۔ وہ کس طرح اُسے رد
کرے گا! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کلامِ مقدّس میں الیاس
نبی کے بارے میں کیا لکھا ہے؟ الیاس نے اللہ کے سامنے
اسرائیلی قوم کی شکایت کر کے کہا، 3 ”اے رب، اُنہوں
نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو گرا دیا
ہے۔ مَیں اکیلا ہی بچا ہوں، اور وہ مجھے بھی مار ڈالنے کے
درپے ہیں۔“ 4 اِس پر اللہ نے اُسے کیا جواب دیا؟
”مَیں نے اپنے لئے 7000 مردوں کو بچا لیا ہے جنہوں
نے اپنے گھٹنے بعل دیوتا کے سامنے نہیں ٹیکے۔“ 5 آج
بھی یہی حالت ہے۔ اسرائیل کا ایک چھوٹا حصہ بچ گیا ہے
جسے اللہ نے اپنے فضل سے چن لیا ہے۔ 6 اور چونکہ یہ
اللہ کے فضل سے ہوا ہے اِس لئے یہ اُن کی اپنی کوششوں
سے نہیں ہوا۔ ورنہ فضل فضل ہی نہ رہتا۔
7 غرض، جس چیز کی تلاش میں اسرائیل رہا وہ پوری
قوم کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ صرف اُس کے ایک چنے ہوئے
حصے کو۔ باقی سب کو فضل کے بارے میں بے حس کر دیا گیا،
8 جس طرح کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،

”آج تک اللہ نے اُنہیں ایسی حالت میں رکھا ہے

کہ اُن کی روح مدہوش ہے،
اُن کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں
اور اُن کے کان سن نہیں سکتے۔“
9 اور داؤد فرماتا ہے،
”اُن کی میز اُن کے لئے پھندا اور جال بن
جائے،
اِس سے وہ ٹھوکر کھا کر اپنے غلط کاموں کا معاوضہ
پائیں۔
10 اُن کی آنکھیں تاریک ہو جائیں تاکہ وہ دیکھ نہ
سکیں،
اُن کی کمر ہمیشہ جھکی رہے۔“
11 تو کیا اللہ کی قوم ٹھوکر کھا کر یوں گر گئی کہ کبھی
بحال نہیں ہو گی؟ ہرگز نہیں! اُس کی خطاؤں کی وجہ سے
اللہ نے غیریہودیوں کو نجات پانے کا موقع دیا تاکہ اسرائیلی
غیرت کھائیں۔ 12 یوں یہودیوں کی خطائیں دنیا کے
لئے بھرپور برکت کا باعث بن گئیں، اور اُن کا نقصان
غیریہودیوں کے لئے بھرپور برکت کا باعث بن گیا۔ تو پھر
یہ برکت کتنی اَور زیادہ ہو گی جب یہودیوں کی پوری تعداد
اِس میں شامل ہو جائے گی!

غیریہودیوں کی نجات

13 آپ کو جو غیریہودی ہیں مَیں یہ بتاتا ہوں،
اللہ نے مجھے غیریہودیوں کے لئے رسول بنایا ہے، اِس لئے
مَیں اپنی اِس خدمت پر زور دیتا ہوں۔ 14 کیونکہ مَیں
چاہتا ہوں کہ میری قوم کے لوگ یہ دیکھ کر غیرت کھائیں
اور اُن میں سے کچھ بچ جائیں۔ 15 جب اُنہیں رد کیا گیا
تو باقی دنیا کی اللہ کے ساتھ صلح ہو گئی۔ تو پھر کیا ہو گا جب
اُنہیں دوبارہ قبول کیا جائے گا؟ یہ مُردوں میں سے جی
اُٹھنے کے برابر ہو گا!
16 جب آپ فصل کے پہلے آٹے سے روٹی بنا کر
اللہ کے لئے مخصوص و مقدّس کرتے ہیں تو باقی سارا آٹا
بھی مخصوص و مقدّس ہے۔ اور جب درخت کی جڑیں مقدّس
ہیں تو اُس کی شاخیں بھی مقدّس ہیں۔ 17 زیتون کے
درخت کی کچھ شاخیں توڑ دی گئی ہیں اور اُن کی جگہ جنگلی
زیتون کے درخت کی ایک شاخ پیوند کی گئی ہے۔ آپ
غیریہودی اِس جنگلی شاخ سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جس
طرح یہ دوسرے درخت کی جڑ سے رس اور تقویت پاتی
ہے اُسی طرح آپ بھی یہودی قوم کی روحانی جڑ سے
تقویت پاتے ہیں۔ 18 چنانچہ آپ کا دوسری شاخوں کے
سامنے شیخی مارنے کا حق نہیں۔ اور اگر آپ شیخی ماریں تو یہ
خیال کریں کہ آپ جڑ کو قائم نہیں رکھتے بلکہ جڑ آپ کو۔
19 شاید آپ اِس پر اعتراض کریں، ”ہاں، لیکن
دوسری شاخیں توڑی گئیں تاکہ مَیں پیوند کیا جاؤں۔“
20 بےشک، لیکن یاد رکھیں، دوسری شاخیں اِس لئے
توڑی گئیں کہ وہ ایمان نہیں رکھتی تھیں اور آپ اِس لئے
اُن کی جگہ لگے ہیں کہ آپ ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ اپنے
آپ پر فخر نہ کریں بلکہ خوف رکھیں۔ 21 اللہ نے اصلی
شاخیں بچنے نہ دیں۔ اگر آپ اِس طرح کی حرکتیں کریں تو
کیا وہ آپ کو چھوڑ دے گا؟ 22 یہاں ہمیں اللہ کی مہربانی
اور سختی نظر آتی ہے — جو گر گئے ہیں اُن کے سلسلے میں
اُس کی سختی، لیکن آپ کے سلسلے میں اُس کی مہربانی۔ اور یہ
مہربانی رہے گی جب تک آپ اُس کی مہربانی سے لپٹے
رہیں گے۔ ورنہ آپ کو بھی درخت سے کاٹ ڈالا جائے گا۔
23 اور اگر یہودی اپنے کفر سے باز آئیں تو اُن کی
پیوندکاری دوبارہ درخت کے ساتھ کی جائے گی، کیونکہ اللہ
ایسا کرنے پر قادر ہے۔ 24 آخر آپ خود قدرتی طور پر

زیتون کے جنگلی درخت کی شاخ تھے جسے اللہ نے توڑ کر
قدرتی قوانین کے خلاف زیتون کے اصل درخت پر لگایا۔
تو پھر وہ کتنی زیادہ آسانی سے یہودیوں کی توڑی گئی شاخیں
دوبارہ اُن کے اپنے درخت میں لگا دے گا!

اللہ کا رحم سب پر

25 بھائیو، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ایک بھید سے
واقف ہو جائیں، کیونکہ یہ آپ کو اپنے آپ کو دانا سمجھنے
سے باز رکھے گا۔ بھید یہ ہے کہ اسرائیل کا ایک حصہ اللہ
کے فضل کے بارے میں بے حس ہو گیا ہے، اور اُس
کی یہ حالت اُس وقت تک رہے گی جب تک غیریہودیوں
کی پوری تعداد اللہ کی بادشاہی میں داخل نہ ہو جائے۔
26 پھر پورا اسرائیل نجات پائے گا۔ یہ کلامِ مقدّس میں
بھی لکھا ہے،

”چھڑانے والا صیون سے آئے گا۔
وہ بے دینی کو یعقوب سے ہٹا دے گا۔
27 اور یہ میرا اُن کے ساتھ عہد ہو گا
جب مَیں اُن کے گناہوں کو اُن سے دُور کروں گا۔“

28 چونکہ یہودی اللہ کی خوش خبری قبول نہیں کرتے
اِس لئے وہ اللہ کے دشمن ہیں، اور یہ بات آپ کے لئے
فائدے کا باعث بن گئی ہے۔ تو بھی وہ اللہ کو پیارے ہیں،
اِس لئے کہ اُس نے اُن کے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور
یعقوب کو چن لیا تھا۔ 29 کیونکہ جب بھی اللہ کسی کو اپنی
نعمتوں سے نواز کر بلاتا ہے تو اُس کی یہ نعمتیں اور بلاوے
کبھی نہیں مٹنے کی۔ 30 ماضی میں غیریہودی اللہ کے تابع
نہیں تھے، لیکن اب اللہ نے آپ پر یہودیوں کی نافرمانی
کی وجہ سے رحم کیا ہے۔ 31 اب اِس کے الٹ ہے کہ
یہودی خود آپ پر کئے گئے رحم کی وجہ سے اللہ کے تابع نہیں
ہیں، اور لازم ہے کہ اللہ اُن پر بھی رحم کرے۔ 32 کیونکہ
اُس نے سب کو نافرمانی کے قیدی بنا دیا ہے تاکہ سب پر رحم
کرے۔

اللہ کی تمجید

33 واہ! اللہ کی دولت، حکمت اور علم کیا ہی گہرا ہے۔
کون اُس کے فیصلوں کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے! کون اُس کی
راہوں کا کھوج لگا سکتا ہے! 34 کلامِ مقدس یوں فرماتا
ہے،

”کس نے رب کی سوچ کو جانا؟
یا کون اِتنا علم رکھتا ہے
کہ وہ اُسے مشورہ دے؟
35 کیا کسی نے کبھی اُسے کچھ دیا
کہ اُسے اِس کا معاوضہ دینا پڑے؟“

36 کیونکہ سب کچھ اُسی نے پیدا کیا ہے، سب کچھ
اُسی کے ذریعے اور اُسی کے جلال کے لئے قائم ہے۔ اُسی
کی تمجید ابد تک ہوتی رہے! آمین۔

پوری زندگی اللہ کی خدمت میں

12 بھائیو، اللہ نے آپ پر کتنا رحم کیا ہے! اب ضروری
ہے کہ آپ اپنے بدنوں کو اللہ کے لئے مخصوص کریں، کہ وہ
ایک ایسی زندہ اور مقدّس قربانی بن جائیں جو اُسے پسند
آئے۔ ایسا کرنے سے آپ اُس کی معقول عبادت کریں گے۔
2 اِس دنیا کے سانچے میں نہ ڈھل جائیں بلکہ اللہ کو آپ
کی سوچ کی تجدید کرنے دیں تاکہ آپ وہ شکل وصورت
اپنا سکیں جو اُسے پسند ہے۔ پھر آپ اللہ کی مرضی کو پہچان
سکیں گے، وہ کچھ جو اچھا، پسندیدہ اور کامل ہے۔
3 اُس رحم کی بنا پر جو اللہ نے مجھ پر کیا مَیں آپ

میں سے ہر ایک کو ہدایت دیتا ہوں کہ اپنی حقیقی حیثیت کو
جان کر اپنے آپ کو اِس سے زیادہ نہ سمجھیں۔ کیونکہ جس
پیمانے سے اللہ نے ہر ایک کو ایمان بخشا ہے اُسی کے
مطابق وہ سمجھداری سے اپنی حقیقی حیثیت کو جان لے۔
4 ہمارے ایک ہی جسم میں بہت سے اعضا ہیں، اور ہر ایک
عضو کا فرق فرق کام ہوتا ہے۔ 5 اِسی طرح گو ہم بہت ہیں،
لیکن مسیح میں ایک ہی بدن ہیں، جس میں ہر عضو دوسروں کے
ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ 6 اللہ نے اپنے فضل سے ہر ایک کو
مختلف نعمتوں سے نوازا ہے۔ اگر آپ کی نعمت نبوت کرنا
ہے تو اپنے ایمان کے مطابق نبوت کریں۔ 7 اگر آپ کی
نعمت خدمت کرنا ہے تو خدمت کریں۔ اگر آپ کی نعمت
تعلیم دینا ہے تو تعلیم دیں۔ 8 اگر آپ کی نعمت حوصلہ افزائی
کرنا ہے تو حوصلہ افزائی کریں۔ اگر آپ کی نعمت دوسروں
کی ضروریات پوری کرنا ہے تو خلوص دلی سے یہی کریں۔
اگر آپ کی نعمت راہنمائی کرنا ہے تو سرگرمی سے راہنمائی
کریں۔ اگر آپ کی نعمت رحم کرنا ہے تو خوشی سے رحم کریں۔
9 آپ کی محبت محض دکھاوے کی نہ ہو۔ جو کچھ بُرا
ہے اُس سے نفرت کریں اور جو کچھ اچھا ہے اُس کے ساتھ
لپٹے رہیں۔ 10 آپ کی ایک دوسرے کے لئے برادرانہ
محبت سرگرم ہو۔ ایک دوسرے کی عزت کرنے میں آپ خود
پہلا قدم اُٹھائیں۔ 11 آپ کا جوش ڈھیلا نہ پڑ جائے
بلکہ روحانی سرگرمی سے خداوند کی خدمت کریں۔ 12 اُمید
میں خوش، مصیبت میں ثابت قدم اور دعا میں لگے رہیں۔
13 جب مقدّسین ضرورت مند ہیں تو اُن کی مدد کرنے
میں شریک ہوں۔ مہمان نوازی میں لگے رہیں۔
14 جو آپ کو ایذا پہنچائیں اُن کو برکت دیں۔ اُن
پر لعنت مت کریں بلکہ برکت چاہیں۔ 15 خوشی منانے
والوں کے ساتھ خوشی منائیں اور رونے والوں کے ساتھ
روئیں۔ 16 ایک دوسرے کے ساتھ اچھے تعلقات رکھیں۔
اونچی سوچ نہ رکھیں بلکہ دبے ہوؤں سے رفاقت رکھیں۔
اپنے آپ کو دانا مت سمجھیں۔
17 اگر کوئی آپ سے بُرا سلوک کرے تو بدلے میں
اُس سے بُرا سلوک نہ کرنا۔ دھیان رکھیں کہ جو کچھ سب کی
نظر میں اچھا ہے وہی عمل میں لائیں۔ 18 اپنی طرف
سے پوری کوشش کریں کہ جہاں تک ممکن ہو سب کے
ساتھ میل ملاپ رکھیں۔ 19 عزیزو، انتقام مت لیں بلکہ
اللہ کے غضب کو بدلہ لینے کا موقع دیں۔ کیونکہ کلامِ مقدّس
میں لکھا ہے، ”رب فرماتا ہے، انتقام لینا میرا ہی کام ہے،
مَیں ہی بدلہ لوں گا۔“ 20 اِس کے بجائے ”اگر تیرا دشمن
بھوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا، اگر پیاسا ہو تو پانی پلا۔ کیونکہ ایسا
کرنے سے تُو اُس کے سر پر جلتے ہوئے کوئلوں کا ڈھیر
لگائے گا۔“ 21 اپنے پر بُرائی کو غالب نہ آنے دیں بلکہ
بھلائی سے آپ بُرائی پر غالب آئیں۔

رعایا کے فرائض

13 ہر شخص اختیار رکھنے والے حکمرانوں کے تابع رہے،
کیونکہ تمام اختیار اللہ کی طرف سے ہے۔ جو اختیار رکھتے
ہیں اُنہیں اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ 2 چنانچہ جو
حکمران کی مخالفت کرتا ہے وہ اللہ کے فرمان کی مخالفت کرتا
اور یوں اپنے آپ پر اللہ کی عدالت لاتا ہے۔ 3 کیونکہ
حکمران اُن کے لئے خوف کا باعث نہیں ہوتے جو صحیح کام
کرتے ہیں بلکہ اُن کے لئے جو غلط کام کرتے ہیں۔ کیا
آپ حکمران سے خوف کھائے بغیر زندگی گزارنا چاہتے
ہیں؟ تو پھر وہ کچھ کریں جو اچھا ہے تو وہ آپ کو شاباش
دے گا۔ 4 کیونکہ وہ اللہ کا خادم ہے جو آپ کی بہتری کے
لئے خدمت کرتا ہے۔ لیکن اگر آپ غلط کام کریں تو

ڈریں، کیونکہ وہ اپنی تلوار کو خواہ مخواہ تھامے نہیں رکھتا۔ وہ
اللہ کا خادم ہے اور اُس کا غضب غلط کام کرنے والے پر
نازل ہوتا ہے۔ 5 اِس لئے لازم ہے کہ آپ حکومت کے
تابع رہیں، نہ صرف سزا سے بچنے کے لئے بلکہ اِس لئے
بھی کہ آپ کے ضمیر پر داغ نہ لگے۔

6 یہی وجہ ہے کہ آپ ٹیکس ادا کرتے ہیں، کیونکہ
سرکاری ملازم اللہ کے خادم ہیں جو اِس خدمت کو سرانجام
دینے میں لگے رہتے ہیں۔ 7 چنانچہ ہر ایک کو وہ کچھ دیں
جو اُس کا حق ہے، ٹیکس لینے والے کو ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی
لینے والے کو کسٹم ڈیوٹی۔ جس کا خوف رکھنا آپ پر فرض
ہے اُس کا خوف مانیں اور جس کا احترام کرنا آپ پر فرض
ہے اُس کا احترام کریں۔

ایک دوسرے کے لئے فرائض

8 کسی کے بھی قرض دار نہ رہیں۔ صرف ایک قرض
ہے جو آپ کبھی نہیں اُتار سکتے، ایک دوسرے سے محبت
رکھنے کا قرض۔ یہ کرتے رہیں کیونکہ جو دوسروں سے محبت
رکھتا ہے اُس نے شریعت کے تمام تقاضے پورے کئے
ہیں۔ 9 مثلاً شریعت میں لکھا ہے، ”قتل نہ کرنا، زنا نہ
کرنا، چوری نہ کرنا، لالچ نہ کرنا“ اور دیگر جتنے احکام ہیں
اِس ایک ہی حکم میں سمائے ہوئے ہیں کہ ”اپنے پڑوسی
سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔“
10 جو کسی سے محبت رکھتا ہے وہ اُس سے غلط سلوک نہیں
کرتا۔ یوں محبت شریعت کے تمام تقاضے پورے کرتی ہے۔

11 ایسا کرنا لازم ہے، کیونکہ آپ خود اِس وقت کی
اہمیت کو جانتے ہیں کہ نیند سے جاگ اُٹھنے کی گھڑی آ چکی
ہے۔ کیونکہ جب ہم ایمان لائے تھے تو ہماری نجات اِتنی
قریب نہیں تھی جتنی کہ اب ہے۔ 12 رات ڈھلنے والی ہے
اور دن نکلنے والا ہے۔ اِس لئے آئیں، ہم تاریکی کے کام
گندے کپڑوں کی طرح اُتار کر نور کے ہتھیار باندھ لیں۔
13 ہم شریف زندگی گزاریں، ایسے لوگوں کی طرح جو
دن کی روشنی میں چلتے ہیں۔ اِس لئے لازم ہے کہ ہم اِن
چیزوں سے باز رہیں: بدمستوں کی رنگ رلیوں اور شراب
نوشی سے، زناکاری اور عیاشی سے، اور جھگڑے اور حسد
سے۔ 14 اِس کے بجائے خداوند عیسیٰ مسیح کو پہن لیں اور
اپنی پرانی فطرت کی پرورش یوں نہ کریں کہ گناہ آلودہ
خواہشات بیدار ہو جائیں۔

ایک دوسرے کو مجرم مت ٹھہرانا

14 جس کا ایمان کمزور ہے اُسے قبول کریں، اور اُس
کے ساتھ بحث مباحثہ نہ کریں۔ 2 ایک کا ایمان تو اُسے ہر
چیز کھانے کی اجازت دیتا ہے جبکہ کمزور ایمان رکھنے والا
صرف سبزیاں کھاتا ہے۔ 3 جو سب کچھ کھاتا ہے وہ اُسے
حقیر نہ جانے جو یہ نہیں کر سکتا۔ اور جو یہ نہیں کر سکتا وہ
اُسے مجرم نہ ٹھہرائے جو سب کچھ کھاتا ہے، کیونکہ اللہ نے
اُسے قبول کیا ہے۔ 4 آپ کون ہیں کہ کسی اَور کے غلام کا
فیصلہ کریں؟ اُس کا اپنا مالک فیصلہ کرے گا کہ وہ کھڑا رہے
یا گر جائے۔ اور وہ ضرور کھڑا رہے گا، کیونکہ خداوند اُسے
قائم رکھنے پر قادر ہے۔

5 کچھ لوگ ایک دن کو دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ
اہم قرار دیتے ہیں جبکہ دوسرے تمام دنوں کی اہمیت برابر
سمجھتے ہیں۔ آپ جو بھی خیال رکھیں، ہر ایک اُسے پورے
یقین کے ساتھ رکھے۔ 6 جو ایک دن کو خاص قرار دیتا ہے
وہ اِس سے خداوند کی تعظیم کرنا چاہتا ہے۔ اِسی طرح جو
سب کچھ کھاتا ہے وہ اِس سے خداوند کو جلال دینا چاہتا
ہے۔ یہ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اِس کے لئے خدا کا

شکر کرتا ہے۔ لیکن جو کچھ کھانوں سے پرہیز کرتا ہے وہ بھی
خدا کا شکر کر کے اِس سے اُس کی تعظیم کرنا چاہتا ہے۔
7 بات یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی نہیں جو صرف اپنے
واسطے زندگی گزارتا ہے اور کوئی نہیں جو صرف اپنے واسطے
مرتا ہے۔ 8 اگر ہم زندہ ہیں تو اِس لئے کہ خداوند کو جلال
دیں، اور اگر ہم مریں تو اِس لئے کہ ہم خداوند کو جلال
دیں۔ غرض ہم خداوند ہی کے ہیں، خواہ زندہ ہوں
یا مُردہ۔ 9 کیونکہ مسیح اِسی مقصد کے لئے مُوا اور جی اُٹھا
کہ وہ مُردوں اور زندوں دونوں کا مالک ہو۔ 10 تو پھر
آپ جو صرف سبزی کھاتے ہیں اپنے بھائی کو مجرم کیوں
ٹھہراتے ہیں؟ اور آپ جو سب کچھ کھاتے ہیں اپنے
بھائی کو حقیر کیوں جانتے ہیں؟ یاد رکھیں کہ ایک دن ہم
سب اللہ کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔
11 کلامِ مقدّس میں یہی لکھا ہے،

رب فرماتا ہے، ”میری حیات کی قسم،
ہر گھٹنا میرے سامنے جھکے گا
اور ہر زبان اللہ کی تمجید کرے گی۔“

12 ہاں، ہم میں سے ہر ایک کو اللہ کے سامنے اپنی
زندگی کا جواب دینا پڑے گا۔

دوسروں کے لئے گرنے کا باعث نہ بننا

13 چنانچہ آئیں، ہم ایک دوسرے کو مجرم نہ
ٹھہرائیں۔ پورے عزم کے ساتھ اِس کا خیال رکھیں کہ
آپ اپنے بھائی کے لئے ٹھوکر کھانے یا گناہ میں گرنے کا
باعث نہ بنیں۔ 14 مجھے خداوند مسیح میں علم اور یقین ہے
کہ کوئی بھی کھانا بذاتِ خود ناپاک نہیں ہے۔ لیکن جو کسی
کھانے کو ناپاک سمجھتا ہے اُس کے لئے وہ کھانا ناپاک ہی
ہے۔ 15 اگر آپ اپنے بھائی کو اپنے کسی کھانے کے
باعث پریشان کر رہے ہیں تو آپ محبت کی روح میں
زندگی نہیں گزار رہے۔ اپنے بھائی کو اپنے کھانے سے
ہلاک نہ کریں۔ یاد رکھیں کہ مسیح نے اُس کے لئے اپنی
جان دی ہے۔ 16 ایسا نہ ہو کہ لوگ اُس اچھی چیز پر کفر
بکیں جو آپ کو مل گئی ہے۔ 17 کیونکہ اللہ کی بادشاہی
کھانے پینے کی چیزوں پر قائم نہیں ہے بلکہ راست بازی،
صلح سلامتی اور روح القدس میں خوشی پر۔ 18 جو یوں مسیح کی
خدمت کرتا ہے وہ اللہ کو پسند اور انسانوں کو منظور ہے۔

19 چنانچہ آئیں، ہم پوری جد و جہد کے ساتھ وہ کچھ
کرنے کی کوشش کریں جو صلح سلامتی اور ایک دوسرے کی
روحانی تعمیر و ترقی کا باعث ہے۔ 20 اللہ کا کام کسی
کھانے کی خاطر برباد نہ کریں۔ ہر کھانا پاک ہے، لیکن اگر
آپ کچھ کھاتے ہیں جس سے دوسرے کو ٹھیس لگے تو یہ غلط
ہے۔ 21 بہتر یہ ہے کہ نہ آپ گوشت کھائیں، نہ مے
پئیں اور نہ کوئی اَور قدم اُٹھائیں جس سے آپ کا بھائی
ٹھوکر کھائے۔ 22 جو بھی ایمان آپ اِس ناتے سے رکھتے
ہیں وہ آپ اور اللہ تک محدود رہے۔ مبارک ہے وہ جو کسی
چیز کو جائز قرار دے کر اپنے آپ کو مجرم نہیں ٹھہراتا۔
23 لیکن جو شک کرتے ہوئے کوئی کھانا کھاتا ہے اُسے
مجرم ٹھہرایا جاتا ہے، کیونکہ اُس کا یہ عمل ایمان پر مبنی نہیں
ہے۔ اور جو بھی عمل ایمان پر مبنی نہیں ہوتا وہ گناہ ہے۔

بُردباری

15 ہم طاقت‌وروں کا فرض ہے کہ کمزوروں کی کمزوریاں
برداشت کریں۔ ہم صرف اپنے آپ کو خوش کرنے کی
خاطر زندگی نہ گزاریں 2 بلکہ ہر ایک اپنے پڑوسی کو اُس کی
بہتری اور روحانی تعمیر و ترقی کے لئے خوش کرے۔ 3 کیونکہ
مسیح نے بھی خود کو خوش رکھنے کے لئے زندگی نہیں گزاری۔

کلامِ مقدّس میں اُس کے بارے میں یہی لکھا ہے، ”جو
تجھے گالیاں دیتے ہیں اُن کی گالیاں مجھ پر آ گئی ہیں۔“
4 یہ سب کچھ ہمیں ہماری نصیحت کے لئے لکھا گیا تاکہ ہم
ثابت قدمی اور کلامِ مقدّس کی حوصلہ افزا باتوں سے اُمید
پائیں۔ 5 اب ثابت قدمی اور حوصلہ دینے والا خدا آپ کو
توفیق دے کہ آپ مسیح عیسیٰ کا نمونہ اپنا کر یگانگت کی روح
میں ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزاریں۔ 6 تب ہی
آپ مل کر ایک ہی آواز کے ساتھ خدا، ہمارے خداوند عیسیٰ
مسیح کے باپ کو جلال دے سکیں گے۔

غیریہودیوں کے لئے خوش خبری

7 چنانچہ جس طرح مسیح نے آپ کو قبول کیا ہے اُسی
طرح ایک دوسرے کو بھی قبول کریں تاکہ اللہ کو جلال ملے۔
8 یاد رکھیں کہ مسیح اللہ کی صداقت کا اظہار کر کے یہودیوں
کا خادم بنا تاکہ اُن وعدوں کی تصدیق کرے جو ابراہیم،
اسحاق اور یعقوب سے کئے گئے تھے۔ 9 وہ اِس لئے بھی
خادم بنا کہ غیریہودی اللہ کو اُس رحم کے لئے جلال دیں
جو اُس نے اُن پر کیا ہے۔ کلامِ مقدّس میں یہی لکھا ہے،
”اِس لئے مَیں اقوام میں تیری حمد و ثنا کروں گا،
تیرے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔“
10 یہ بھی لکھا ہے،
”اے دیگر قومو، اُس کی اُمت کے ساتھ خوشی مناؤ!“
11 پھر لکھا ہے،
”اے تمام اقوام، رب کی تمجید کرو!
اے تمام اُمتو، اُس کی ستائش کرو!“
12 اور یسعیاہ نبی یہ فرماتا ہے،
”یسّی کی جڑ سے ایک کونپل پھوٹ نکلے گی،
ایک ایسا آدمی اُٹھے گا
جو قوموں پر حکومت کرے گا۔
غیریہودی اُس پر آس رکھیں گے۔“
13 اُمید کا خدا آپ کو ایمان رکھنے کے باعث ہر
خوشی اور سلامتی سے معمور کرے تاکہ روح القدس کی قدرت
سے آپ کی اُمید بڑھ کر دل سے چھلک جائے۔

دلیری سے لکھنے کی وجہ

14 میرے بھائیو، مجھے پورا یقین ہے کہ آپ خود
بھلائی سے معمور ہیں، کہ آپ ہر طرح کا علم و عرفان رکھتے
ہیں اور ایک دوسرے کو نصیحت کرنے کے قابل بھی ہیں۔
15 تو بھی مَیں نے یاد دلانے کی خاطر آپ کو کئی باتیں
لکھنے کی دلیری کی ہے۔ کیونکہ مَیں اللہ کے فضل سے
16 آپ غیریہودیوں کے لئے مسیح عیسیٰ کا خادم ہوں۔
اور مَیں اللہ کی خوش خبری پھیلانے میں بیت المقدس کے
امام کی سی خدمت سرانجام دیتا ہوں تاکہ آپ ایک ایسی
قربانی بن جائیں جو اللہ کو پسند آئے اور جسے روح القدس
نے اُس کے لئے مخصوص و مقدّس کیا ہو۔ 17 چنانچہ مَیں
مسیح عیسیٰ میں اللہ کے سامنے اپنی خدمت پر فخر کر سکتا
ہوں۔ 18 کیونکہ مَیں صرف اُس کام کے بارے میں بات
کرنے کی جرأت کروں گا جو مسیح نے میری معرفت کیا ہے
اور جس سے غیریہودی اللہ کے تابع ہو گئے ہیں۔ ہاں، مسیح
ہی نے یہ کام کلام اور عمل سے، 19 الٰہی نشانوں اور معجزوں
کی قوت سے اور اللہ کے روح کی قدرت سے سرانجام دیا
ہے۔ یوں مَیں نے یروشلم سے لے کر صوبہ اِلُرکُم تک سفر
کرتے کرتے اللہ کی خوش خبری پھیلانے کی خدمت پوری
کی ہے۔ 20 اور مَیں اِسے اپنی عزت کا باعث سمجھا کہ
خوش خبری وہاں سناؤں جہاں مسیح کے بارے میں خبر نہیں
پہنچی۔ کیونکہ مَیں ایسی بنیاد پر تعمیر نہیں کرنا چاہتا تھا جو کسی

اَور نے ڈالی تھی۔ 21 کلامِ مقدّس یہی فرماتا ہے،
”جنہیں اُس کے بارے میں نہیں بتایا گیا
وہ دیکھیں گے،
اور جنہوں نے نہیں سنا
اُنہیں سمجھ آئے گی۔“

پولس کا روم جانے کا ارادہ

22 یہی وجہ ہے کہ مجھے اِتنی دفعہ آپ کے پاس آنے سے روکا گیا ہے۔ 23 لیکن اب میری اِن علاقوں میں خدمت پوری ہو چکی ہے۔ اور چونکہ مَیں اِتنے سالوں سے آپ کے پاس آنے کا آرزو مند رہا ہوں 24 اِس لئے اب یہ خواہش پوری کرنے کی اُمید رکھتا ہوں۔ کیونکہ مَیں نے سپین جانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اُمید ہے کہ راستے میں آپ سے ملوں گا اور آپ آگے کے سفر کے لئے میری مدد کر سکیں گے۔ لیکن پہلے مَیں کچھ دیر کے لئے آپ کی رفاقت سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں۔ 25 اِس وقت مَیں یروشلم جا رہا ہوں تاکہ وہاں کے مقدّسین کی خدمت کروں۔ 26 کیونکہ مکدنیہ اور اخیہ کی جماعتوں نے یروشلم کے اُن مقدّسین کے لئے ہدیہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو غریب ہیں۔ 27 اُنہوں نے یہ خوشی سے کیا اور دراصل یہ اُن کا فرض بھی ہے۔ غیریہودی تو یہودیوں کی روحانی برکتوں میں شریک ہوئے ہیں، اِس لئے غیریہودیوں کا فرض ہے کہ وہ یہودیوں کو بھی اپنی مالی برکتوں میں شریک کر کے اُن کی خدمت کریں۔ 28 چنانچہ اپنا یہ فرض ادا کرنے اور مقامی بھائیوں کا یہ سارا پھل یروشلم کے ایمانداروں تک پہنچانے کے بعد مَیں آپ کے پاس سے ہوتا ہوا سپین جاؤں گا۔ 29 اور مَیں جانتا ہوں کہ جب مَیں آپ کے پاس آؤں گا تو مسیح کی پوری برکت لے کر آؤں گا۔

30 بھائیو، مَیں ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح اور روح القدس کی محبت کو یاد دلا کر آپ سے منت کرتا ہوں کہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں اور یوں میری روحانی جنگ میں شریک ہو جائیں۔ 31 اِس کے لئے دعا کریں کہ مَیں صوبہ یہودیہ کے غیر ایمان داروں سے بچا رہوں اور کہ میری یروشلم میں خدمت وہاں کے مقدّسین کو پسند آئے۔ 32 کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ جب مَیں اللہ کی مرضی سے آپ کے پاس آؤں گا تو میرے دل میں خوشی ہو اور ہم ایک دوسرے کی رفاقت سے تر و تازہ ہو جائیں۔ 33 سلامتی کا خدا آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

سلام و دعا

16 ہماری بہن فیبے آپ کے پاس آ رہی ہے۔ وہ کنخریہ شہر کی جماعت میں خادمہ ہے۔ مَیں اُس کی سفارش کرتا ہوں 2 بلکہ خداوند میں عرض ہے کہ آپ اُس کا ویسے ہی استقبال کریں جیسے کہ مقدّسین کو کرنا چاہئے۔ جس معاملے میں بھی اُسے آپ کی مدد کی ضرورت ہو اُس میں اُس کا ساتھ دیں، کیونکہ اُس نے بہت لوگوں کی بلکہ میری بھی مدد کی ہے۔

3 پرسکہ اور اکولہ کو میرا سلام دینا جو مسیح عیسیٰ میں میرے ہم خدمت رہے ہیں۔ 4 اُنہوں نے میرے لئے اپنی جان پر کھیلا۔ نہ صرف مَیں بلکہ غیریہودیوں کی جماعتیں اُن کی احسان مند ہیں۔ 5 اُن کے گھر میں جمع ہونے والی جماعت کو بھی میرا سلام دینا۔

میرے عزیز دوست اِپینِتس کو میرا سلام دینا۔ وہ صوبہ آسیہ میں مسیح کا پہلا پیروکار یعنی اُس علاقے کی فصل کا پہلا پھل تھا۔ 6 مریم کو میرا سلام جس نے آپ کے لئے بڑی محنت مشقت کی ہے۔ 7 اندرنیکس اور یونیہ کو میرا سلام۔

وہ میرے ہم وطن ہیں اور جیل میں میرے ساتھ وقت گزارا
ہے۔ رسولوں میں وہ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، اور وہ مجھ
سے پہلے مسیح کے پیچھے ہو لئے تھے۔
8 امپلیاطس کو سلام۔ وہ خداوند میں مجھے عزیز ہے۔
9 مسیح میں ہمارے ہم خدمت اُربانس کو سلام اور اِسی
طرح میرے عزیز دوست استخُس کو بھی۔ 10 اپلیس کو سلام
جس کی مسیح کے ساتھ وفاداری کو آزمایا گیا ہے۔ ارستبولس
کے گھر والوں کو سلام۔ 11 میرے ہم وطن ہیرودیون کو
سلام اور اِسی طرح نرکسس کے اُن گھر والوں کو بھی جو مسیح
کے پیچھے ہو لئے ہیں۔
12 تروفینہ اور تروفوسہ کو سلام جو خداوند کی خدمت
میں محنت مشقت کرتی ہیں۔ میری عزیز بہن پرسس کو سلام
جس نے خداوند کی خدمت میں بڑی محنت مشقت کی ہے۔
13 ہمارے خداوند کے چنے ہوئے بھائی روفس کو سلام
اور اِسی طرح اُس کی ماں کو بھی جو میری ماں بھی ہے۔
14 اسنکرتس، فلگون، ہرمیس، پتروباس، ہرماس اور اُن کے
ساتھی بھائیوں کو میرا سلام دینا۔ 15 فللگس اور یولیہ،
نیریوس اور اُس کی بہن، المپاس اور اُن کے ساتھ تمام
مقدّسین کو سلام۔
16 ایک دوسرے کو مقدّس بوسہ دے کر سلام کریں۔
مسیح کی تمام جماعتوں کی طرف سے آپ کو سلام۔

آخری ہدایات

17 بھائیو، مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُن
سے خبردار رہیں جو پارٹی بازی اور ٹھوکر کا باعث بنتے ہیں۔
یہ اُس تعلیم کے خلاف ہے جو آپ کو دی گئی ہے۔ اُن سے
کنارہ کریں 18 کیونکہ ایسے لوگ ہمارے خداوند مسیح کی
خدمت نہیں کر رہے بلکہ اپنے پیٹ کی۔ وہ اپنی میٹھی اور
چکنی چپڑی باتوں سے سادہ لوح لوگوں کے دلوں کو دھوکا
دیتے ہیں۔ 19 آپ کی فرماں برداری کی خبر سب تک پہنچ
گئی ہے۔ یہ دیکھ کر مَیں آپ کے بارے میں خوش ہوں۔
لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اچھا کام کرنے کے لحاظ سے
دانش مند اور بُرا کام کرنے کے لحاظ سے بےقصور ہوں۔
20 سلامتی کا خدا جلد ہی ابلیس کو آپ کے پاؤں تلے کچلوا
ڈالے گا۔
ہمارے خداوند عیسیٰ کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔
21 میرا ہم خدمت تیمُتھیُس آپ کو سلام دیتا ہے، اور
اِسی طرح میرے ہم وطن لوکیُس، یاسن اور سوسپطرس۔
22 مَیں، ترتیُس اِس خط کا کاتب ہوں۔ میری
طرف سے بھی خداوند میں آپ کو سلام۔
23 گیُس کی طرف سے آپ کو سلام۔ مَیں اور پوری
جماعت اُس کے مہمان رہے ہیں۔ شہر کے خزانچی اراستس
اور ہمارے بھائی کوارتُس بھی آپ کو سلام کہتے ہیں۔
[24 ہمارے خداوند عیسیٰ کا فضل آپ سب کے ساتھ ہوتا
رہے۔]

آخری دعا

25 اللہ کی تمجید ہو، جو آپ کو مضبوط کرنے پر قادر
ہے، کیونکہ عیسیٰ مسیح کے بارے میں اُس خوش خبری سے جو
مَیں سناتا ہوں اور اُس بھید کے انکشاف سے جو ازل سے
پوشیدہ رہا وہ آپ کو قائم رکھ سکتا ہے۔ 26 اب اِس بھید کی
حقیقت نبیوں کے صحیفوں سے ظاہر کی گئی ہے اور ابدی خدا
کے حکم پر تمام قوموں کو معلوم ہو گئی ہے تاکہ سب ایمان لا
کر اللہ کے تابع ہو جائیں۔
27 اللہ کی تمجید ہو جو واحد دانش مند ہے۔ اُسی کا
عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ابد تک جلال ہوتا رہے! آمین۔